اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

۲۰ / ۱۸

نگرانِ اعلیٰ: مولانا مفتی محمود

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (القرآن پارہ ۲)

اور ....

لمحوں کے سفر میں ہے اذیّت کا گماں اور
پھیلے گا ابھی راہ میں موسم کا دُھواں اُور

اس شخص پہ ہر لمحہ گذرتا ہے گماں اور
"جس شخص کا دل اُور، ضمیر اُور، زُبان اُور"

بڑھتی ہی چلی جاتی ہے گلچیں کی شقاوت
اُٹھے گا گلستاں سے ابھی شورِ فغاں اُور

اقبالؔ کا یہ قول بہت غور طلب ہے
"کرگس کا جہاں اُور ہے، شاھیں کا جہاں اُور"

یہ جبر کا ماحول بدل جائے گا آخر!
حالات ہیں کچھ روز دل و جاں پہ گراں اُور

اب قطعِ نظر ٹھیک نہیں، اہلِ ستم سے
اس طرزِ تغافل سے تو ہوتا ہے زیاں اُور

الفاظ سے آگے نہ گئے فخرؔ جواب تک
دکھلائیں گے وہ لوگ ابھی زورِ بیاں اُور

حکیم افتخار فخرؔ

طاقت کا استعمال

پوری پاکستانی قوم ان دنوں جس اضطراب، کرب، بے چینی اور عدمِ اطمینان کا شکار رہی ہے وہ امرِ مخفی نہیں۔ ملتِ اسلامیہ کا ہر فرد مملکتِ اسلامیہ میں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ اور جمہوریت کی گاڑی کو رواں دواں دیکھنا چاہتا ہے۔ ملک کا ہر شہری آمریت و فسطائیت کے عفریت کو کس مپری کے عالم میں دم توڑتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ بنیادی حقوق کی بحالی، شہری آزادیوں کا دَور دَورہ، ہنگامی حالات کا خاتمہ، سیاسی اسیروں کی رہائی اور بلیٹ پیپر کا تحفظ اب ہر شخص کا ذاتی مطالبہ اور اوّل و آخر خواہش بن چکی ہے۔

چیئرمین بھٹو اپنی تمام تر ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود بھی قوم کو اپنے مؤقف میں لچک پیدا کرنے پر رضامند نہ کر سکے۔ آنسو گیس کا ذخیرہ ختم ہو گیا، مگر قوم نہ مانی، لاٹھیاں ٹوٹنے لگیں، مگر سر ختم نہ ہوئے۔ گولیاں چلانے والے تھک گئے، لیکن قوم نہ ہاری۔ مارشل لار اور کرفیو کا نسخہ استعمال کیا گیا لیکن قوم ہے کہ تھمنا جانتی ہی نہیں۔

اگر جھکنا اور ہار مان لینا اس قوم کی سرشت میں ہوتا تو برصغیر میں آزادی کا سورج کبھی طلوع نہ ہوتا اور غلامی کی شبِ تاریک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھائی رہتی۔ غیروں کی غلامی کی۔ ابو الکلام آزادؒ نے اسی قوم کے لیے تو کہا تھا کہ:

"مسلمان کے لیے دو ہی راستے ہیں، موت یا آزادی"

فرنگی نے اس قوم کو آزادی کی بہاروں سے محروم رکھنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا اور بے پناہ طاقت کا۔ اتنی طاقت کا جتنی اس کے امکان میں تھی، اور اس کے امکان میں جتنی طاقت تھی اسے طاقت استعمال کرنے والے بھی جانتے ہیں اور اس طاقت کا جواب عزم و حوصلہ اور ایمان کی طاقت سے دینے والے بھی۔

فرنگی کی طاقت کے استعمال کا نتیجہ کیا نکلا؟ یہی نا؟ کہ طاقت کو عزم و حوصلہ اور ایمان کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔ ساری دنیا نے طاقت کو پسپا ہوتے ہوئے دیکھا۔!!

ایمان اور عزم و حوصلہ کی یہ زور آزمائی کسی خاص دور کے ساتھ مختص نہیں۔ تاریخ ہر دور میں اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ اگر آج بھی یہ کسی کو غلط فہمی ہے کہ وہ طاقت کے بل پر جذبوں، حوصلوں اور ولولوں کو زیر کر سکتا ہے تو ایسا شخص تاریخ کی اٹل حقیقتوں سے چشم پوشی کرنے کے ساتھ ساتھ خود اپنی اور اپنے حواریوں کی راہ میں بھی کانٹے بوتا ہے۔

حالیہ تحریکِ نظامِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کچلنے کے لیے چیئرمین بھٹو نے جو بے پناہ طاقت استعمال کی اس کا حشر انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس کے بعد سیدھا سادا راستہ یہ تھا کہ ذاتی انا کو خیر باد کہتے ہوئے قوم کے مبنی برحق مطالبات تسلیم کر لیے جاتے، تاکہ تاریخ کی مزید رسوائی سے بچنے کا راستہ نکلتا۔

لیکن بجائے حقیقت پسندی کے انہوں نے وہ راستہ اختیار کیا جو بظاہر وقتی طور پر بے عوام اقتدار کو مستحکم سمجھنے کی غلطی کا راستہ ہے اور یہ راستہ اس قدر تباہ کن اور بھیانک ہے جس پر اگر انسان چل نکلے یا چلا دیا جائے تو مکمل تباہی کے بغیر نہیں بچ سکتا۔ بعض مرتبہ اس قسم کا راستہ نہ صرف

باقی ص ۱۰ پر

ہفت روزہ
ترجمان الاسلام
لاہور
جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۱۸
جمعۃ المبارک ۶ مئی ۱۹۷۷ء ۱۷ جمادی الاول
سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی
بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ ——— روپے
ششماہی ۲۳ ——— روپے
سہ ماہی ——— ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ
جمعیت علماء اسلام پاکستان
پرنٹر پبلشر مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

قسط ۲

: مولانا منیر احمد، باب العلوم کہروڑ پکا :

نجرانی عیسائیوں کیساتھ اسلامی حکومتوں کا حسنِ سلوک

ان کے پاس اللہ کی طرف سے واضح واضح دلائل بھی پیش ہوئے لیکن اس کے باوجود انہوں نے کفر کو اختیار کر لیا[۱]، ان کے ایک گروہ نے تو مسلمانوں میں ارتداد پھیلانے کی خطرناک سازش بھی کی کہنے لگے۔ ایسا کیا کرو کہ صبح کے وقت قرآن پر ایمان لاؤ اور جب شام ہو تو کفر کر کے قرآن سے انکار کر دو ہو سکتا ہے ہماری اس روش سے شاید کچھ مسلمان بھی شک و شبہ میں پڑ کر قرآن کو چھوڑ دیں[۲] ان کی دلی خواہش یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی طرح گمراہ کر دیں[۳]، اب ایک طرف تو اس بدطینت و بدسرشت، ضدی و ہٹ دھرمی، قوم کی بددیانتی، عہد شکنی، کذب بیانی، افتراء و اتہام بازی، منافقت و چال بازی، بدعملی و بدکرداری اور دھوکہ و فریب کاری کو اور ان کی ماضی کے پورے حالات کو سامنے رکھیئے دوسری طرف پہلی اسلامی سلطنت کے پہلے سربراہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے ہوئے معاہدے اور ان کی دی گئی مراعات پر بھی ایک نظر ڈالئے پھر فیصلہ کیجئے کہ کیا ہے کوئی دنیا میں ایسا سربراہ جو ایسی عیار و مکار قوم کے ساتھ معاہدہ کرے؟ پھر معاہدہ بھی اتنی وسعت ظرفی، حوصلہ مندی اور فراخدلی کے ساتھ کہ ان کو اپنی ہم قوم و ہمذہب رعایا کے مساوی حقوق دیدے؟

سال یا چھ ماہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۱ھ میں انتقال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ مقرر ہوئے تو نجرانی عیسائیوں کا ایک وفد معاہدے کی توثیق کرانے اور اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے لئے مدینہ آیا۔ حضرت صدیق رض نے توثیق کر دی۔

نجرانیوں کی غداری اور اسلامی حکومت کی وفاداری

دورِ فاروقی کے ابتدائی سالوں میں بھی یہی معاہدہ زیرِ عمل رہا لیکن کچھ سال بعد ان لوگوں نے عہد شکنی کی۔

۱۔ معاہدہ کی رو سے وہ سودی لین دین نہیں کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے بڑے وسیع پیمانے پر سودی کاروبار شروع کر دیا تھا،

۲۔ اپنی مالی حیثیت مضبوط کرنے کے بعد کافی تعداد میں ہتھیار اور گھوڑے جمع کر کے یمن اور مدینہ منورہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے کہ حضرت عمر رض کو باوثوق ذرائع سے اس کی اطلاع ہو گئی۔

چونکہ یہ لوگ معاہدہ کے پابند نہ رہے تھے اور اسلامی سلطنت کے دارالحکومت مدینہ منورہ پر براہ راست حملہ کی تیاریوں اور سازشوں میں ملوث تھے، ان کی اسلامی حکومت سے بغاوت و غداری پایہ ثبوت کو پہنچ چکی تھی، اس لئے حضرت عمر رض نے نجران اور اس کے آس پاس کے دیہی علاقہ کے گورنر یعلیٰ رض بن منیہ کو حکمنامہ بھیجا کہ ان کو شہر بدر کر دیا جائے یعنی ان کو نجران سے دوسرے شہروں میں منتقل کر دیا جائے۔

حسب الحکم یہ لوگ نجران سے شام و عراق کی طرف منتقل کر دیئے گئے، کچھ شام میں جا کر آباد ہوئے اور اکثر عراق کے صوبہ کوفہ کے دیہاتیوں میں سکونت پذیر ہوئے، آج اگر کسی حکومت کی ہمقوم و ہمذہب رعایا کا یہ کردار ہوتا تو وہ اس کو غدار قرار دے کر قتل یا سزائے موت سے کم کسی سزا پر اکتفا نہ کرتی اور اگر کوئی شخص یہ مطالبہ کرتا کہ ان لوگوں کو صرف شہر بدر کر کے چھوڑ دیا جائے تو حکومت کی نگاہ میں اس شخص کی ملکی و قومی وفاداری مشتبہ ہو جاتی اور اس پر حکومت غداروں کی ہمنوائی، پشت پناہی کا فتویٰ صادر کر کے قابل گردن زدنی قرار دے کر ساتھ ہی دھر لیتی، لیکن اسلامی حکومت کے تیسرے سربراہ عمر فاروق رض کا اپنی باغی غیر مسلم رعایا۔ (جس کے ماضی و حال کے بھیانک کردار سے اچھی طرح واقف ہیں) کے ساتھ طرز عمل بھی دیکھئے جو اقوام عالم کے لئے نہ صرف یہ کہ قابل تحسین ہے۔ بلکہ قابل رشک اور قابل تقلید ہے ان کی اجتماعیت کو ختم کرنے، ان کے اس مرکزی قلعہ کو توڑنے کے لئے صرف دوسرے شہروں میں منتقل کر دینے کی سزا تو تجویز کرتے ہیں مگر نہ وہ اس جرم کی وجہ سے معاہدہ کو کالعدم قرار دیتے ہیں، نہ قتل کرتے ہیں، نہ سزائے موت دیتے ہیں، اور نہ کوئی دوسری اذیت پہنچاتے ہیں، پھر معاہدہ شکنی اور اس عظیم جرم کے ارتکاب کیوجہ سے ان کے مذہبی، جانی، مالی، حقوق کا تحفظ بھی ضروری نہیں رہا تھا، اور اگر وہ تحفظ نہ کرتے تو نہ یہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی، اور نہ اصول دنیا کی، مگر اسلامی حکومت کے اس فرمانروا کی

[۱] آل عمران ۔ ۹، [۲] ایضاً ۔ ۸، [۳] ایضاً ۔ ۷

فراخدلی، وسعت حوصلہ، اخلاقی بلندی اور انسانیت نوازی کو سلام کیجئے اور داد دیجئے کہ انہوں نے نجرانیوں کو شام وعراق کی طرف منتقل کرنے کے بعد شام وعراق کے گورنروں کو نہ صرف یہ کہ ان کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی بلکہ ان کے پورے پورے حقوق ادا کرنے کے لئے نہایت تاکید کے ساتھ ہدایات بھیجیں اور بطور ثبوت و سند کے خود نجرانیوں کو ایک دستاویز لکھ دی تاکہ یہ کسی علاقہ میں جائیں تو یہ دستاویز دیکھ کر وہاں کے گورنر سے حقوق طلبی کر سکیں۔

اہل نجران کے متعلق

ھدایات

حضرت عمر فاروق نے شام وعراق کے گورنروں کو اہل نجران کے متعلق اپنے خصوصی ایلچی کے ذریعہ مندرجہ ذیل ہدایات جاری کیں۔ آپ نے لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

یہ دستاویز عمر امیر المومنین نے اہل نجران کے لئے لکھی ہے کہ ان میں سے جو کوئی اپنا گھر بار چھوڑ کر چلا جائے گا وہ خدا کی امان میں رہے گا کوئی مسلمان اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اس عہد کا پوری طرح پاس کیا جائے گا۔ جو پیغمبر محمد اور ابوبکر نے ان سے کیا تھا واضح ہو کہ امراء شام وعراق میں سے جس کے پاس نجران کے عیسائی جائیں گے وہ ان کو کاشت کے لئے زمین دیں گے، اور جتنی زمین وہ جوت، بو لیں گے وہ صدقہ لوجہ اللہ، اور نجران میں چھوڑی ہوئی اراضی کے عوض ان کی ہوئے گی اس کو جوتنے، بونے، اور اپنے تصرف میں رکھنے سے کوئی ان کے آڑے نہ آئے گا اور ان کو کوئی نقصان یا ضرر پہنچائے گا، اگر کوئی ان پر ظلم وستم کرے تو جو مسلمان موقع پر اس کا فرض ہے کہ ان کی حمایت کرے۔ کیونکہ اسلام نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، نئی جگہ آنے کے چوبیس ماہ تک جزیہ سے بھی ان کو معافی دی جاتی ہے، ان کے ساتھ نہ ظلم کیا جائے گا نہ زیادتی۔[1]

مسلمان اور اہل نجران

عدالت میں

حضرت عثمان رض کے دور تک کوفہ سے تقریباً چالیس میل دور مشرق میں نجرانیوں کی ایک دیہاتی بستی آباد ہو چکی تھی جس کا نام نجرانیہ تھا۔ مقامی طور پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی ان کو وہاں سے نکالنے کے لئے مسلمانوں نے حضرت عثمان رض سے شکایت کی دوسری طرف ۲۷ھ میں ایک نجرانی وفد حضرت عثمان رض سے ملا اور یہ شکایات پیش کیں۔

۱۔ یہ ماحول ہمارے موافق نہیں ہے ہمیں ستایا اور ذلیل کیا جاتا ہے۔

۲۔ ہمارے ہم وطنوں کے بکھر جانے کی وجہ سے اجتماعی آمدنی کم ہو گئی ہے، اس لئے چالیس ہزار روپے فراہم کرنے میں ہمیں دقت ہوتی ہے، حضرت عثمان رض نے ان کی باتیں پوری توجہ اور ہمدردی سے سنیں اور ولید بن عقبہ گورنر کوفہ کو فرمان بھیجا آپ نے لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

بندۂ خدا عثمان امیر المومنین کی طرف سے ولید بن عقبہ کو سلام علیک!

میں اس معبود کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں، واضح ہو کہ اُسقف (بشپ، لاٹ پادری) عاقب اور نجرانیوں کے اکابر جو اس وقت عراق میں مقیم ہیں، مجھ سے ملے اور اپنی مشکلات کی شکایت کی، اور مجھے عمر رض کی وہ تحریر دکھائی جس میں یمن میں متروکہ اراضی کے عوض نجرانیوں کو عراق اور شام میں اراضی دینے کا حکم دیا تھا، تم اس بدعنوانی سے بھی واقف ہو جو مسلمانوں نے ان کے ساتھ کی ہے، ان سب باتوں کے پیش نظر میں نے ان کے جزیہ میں تیس حلے (چھ سو روپے) کی تخفیف کر دی ہے اور میں سفارش کرتا ہوں کہ ان کو وہ اراضی دے دی جائے جو عمر رض نے ان کو عراق سے دلوائی تھی اس کے علاوہ لوگوں کو اچھی طرح سمجھا دو کہ ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں کیونکہ یہ ذمی ہیں جن کے ساتھ حسن سلوک کا ہم نے ذمہ لیا ہے اس کے علاوہ میری ان لوگوں سے پرانی واقفیت بھی ہے، تم وہ تحریر خود بھی دیکھنا جو عمر رض نے ان کو لکھ دی تھی اور جو وعدہ اس میں کیا گیا ہے اس کو پورا کرنا اور پڑھنے کے بعد یہ تحریر نجرانیوں کو لوٹا دینا (تاکہ بوقت ضرورت ان کے کام آ سکے)

(والسلام)[1]

اسلامی حکومت کے اس چوتھے فرمانروا حضرت عثمان رض کے عدل وانصاف، رعایا کے درمیان "مساوات" کا اس سے اندازہ کیجئے کہ ان کے پاس مسلمان بھی شکایت پیش کرتے ہیں اور نجرانی عیسائی بھی دونوں فریقوں کا مقدمہ جب سامنے آتا ہے تو عثمان غنی رض مسلمانوں کی شکایت پر نہ عیسائیوں کو وہاں سے نکالتے ہیں اور نہ عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں سے ترجیحی سلوک کرتے ہیں، بلکہ عیسائیوں کی درخواست سن کر ان کی دستاویز دیکھ کر ان کی مقبوضہ اراضی کو محفوظ کر دیتے ہیں اور جو ابھی تک قبضہ میں نہیں آئی تھی اس کے قبضہ دلانے کے آرڈر بھیجتے ہیں، ان مسلمانوں کی طرف سے کی گئی زیادتی و بدعنوانی کا سدباب کر کے ہمدردی، خیرخواہی اور حسن سلوک کے لئے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی ذمہ داری یاد دلا کر ان کے ساتھ اپنی پرانی واقفیت وشناسائی کو بطور سفارش پیش کرتے

---

[1] کتاب الخراج لابی یوسف ص۷۳ بحوالہ حضرت عمر رض کے سرکاری خطوط ص۱۱۸، ۱۱۹

[1] کتاب الخراج ابو یوسف ص۴۲ بحوالہ حضرت عثمان رض کے سرکاری خطوط ص۱۲۳

انہوں نے اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے شریعت کی بات کی ہے

پاکستان قومی اتحاد کے قائم مقام صدر نوابزادہ نصراللہ خان کی پریس کانفرنس کا مکمل متن

لاہور ۱۸ اپریل: مرکزی کونسل کے اجلاس میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی پریس کانفرنس زیر غور آئی۔ اس سلسلہ میں مرکزی کونسل کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مسٹر بھٹو نے حسب سابق اصل مطالبات سے ہٹ کر بات کو الجھانے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہے۔!

پاکستان قومی اتحاد کا موقف بالکل واضح ہے کہ موجودہ انتخابات کے نتیجہ میں وجود میں آنے والی قومی اسمبلی غیر قانونی ہے۔ کیونکہ اس نے دھاندلی کی کوکھ سے جنم لیا ہے اور اس لئے پاکستان قومی اتحاد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو پاکستان کا وزیر اعظم تسلیم نہیں کرتا اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوراً مستعفی ہو جائیں اور اب یہ مطالبہ پوری قوم کا مطالبہ بن چکا ہے۔ مسٹر بھٹو نے اس مطالبہ کو ماننے کی بجائے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ قوم کا اور اپنا مزید وقت ضائع کریں اور بجائے اس کے کہ آسان اور صحیح طریقہ سے مستعفی ہو جائیں انہوں نے قوم کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر بھٹو نے برسر اقتدار آتے ہی ہنگامی صورت حال کو جاری رکھنے کا اعلان کیا اور قوم کے بار بار مطالبہ کے باوجود نہ صرف یہ کہ ہنگامی حالت کا اعلان منسوخ نہ کیا بلکہ یکے بعد دیگرے دستور میں ایسی ترامیم کیں جن سے انسانی حقوق، عدلیہ کا وقار اور سول سروسز کے تحفظ کی ضمانت یکسر ختم ہو گئیں اور اب جب کہ پاکستان کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس کے باوجود پاکستان میں ڈی پی آر اور ڈی پی او کے ذریعہ تمام آزادیاں سلب ہیں اس کے باوجود مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اپنی پریس کانفرنس میں یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ وہ عوام کی بہتری اور اسلام کے لئے موثر اقدامات کر رہے ہیں۔

شرعی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں کونسل کا واضح موقف ہے کہ جو شخص بددیانتی اور دھاندلی کے ذریعہ غیر جمہوری طور پر برسر اقتدار آیا ہو اس کو شرعی قوانین کے نفاذ کا حق حاصل نہیں ہے۔ اور قوم اس پر اعتماد نہیں کر سکتی۔

مسٹر بھٹو نے شراب اور قمار بازی کے متعلق فیصلہ جات کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلام صرف ان امور تک محدود ہے جب کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور کسی جزوی تبدیلی سے اسلام کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

مسٹر بھٹو نے اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے شریعت کی بات کی ہے اور اسلامی مشاورتی کونسل کا ذکر کیا ہے۔ یہاں یہ بھی بات واضح ہو گئی ہے کہ اسلامی شریعت کو سمجھنے کے لئے ان کو پاکستان قومی اتحاد کے اکابرین پر انحصار کرنا پڑا اور انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں انہیں مولانا مودودی، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر اکابرین کی ضرورت ہو گی۔ جنرل کونسل یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اس قسم کے اقدامات سے مسٹر بھٹو صاحب کا کام نہیں چلے گا۔ اسلام میں سب سے اہم معاملہ سربراہ حکومت کی ایمان داری اور دیانت پر انحصار کرتا ہے اور چونکہ اب مسٹر بھٹو پر اعتماد نہیں رہا۔ اس لئے قوم ان کے کسی جال میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں۔

مسٹر بھٹو نے سابق دھاندلیوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی دھاندلیوں کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ایک دھاندلی کسی نئی دھاندلی کے لئے جواز پیدا نہیں کرتی، جس طرح کی دھاندلی اس بار کی گئی ہے۔ اس کی مثال نہ پہلے تھی اور نہ آئندہ ملے گی۔

مسٹر بھٹو کے عہد اقتدار میں تمام ملک میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت لوگوں کو بنیادی حقوق سے مکمل طور پر محروم رکھا گیا۔ صرف انتخابات کے دوران میں چند یوم کے لئے جلسے جلوس کی آزادی دی گئی اور پھر ۸ مارچ سے دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندیاں دوبارہ عائد کر دی گئیں۔ لیکن قوم نے ان ناروا پابندیوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور پورے ملک کے عوام اپنے بنیادی حقوق کی بازیابی کے لئے روزانہ بھرپور مظاہرے کر رہے ہیں اور پانچ ہفتوں کی قلیل مدت میں تقریباً ۴۵ ہزار لوگ جیلوں میں جا چکے ہیں ہزاروں لوگ تشدد سے زخمی ہوئے ہیں اور سینکڑوں شہید ہو چکے ہیں۔ اب جدوجہد میں قوم کا ہر طبقہ حصہ لے رہا ہے۔ جن میں علماء، وکلاء، طالب علم، مزدور، کسان، خواتین اور عوام شامل ہیں۔ عوام نے دفعہ ۱۴۴ کی عملی طور پر دھجیاں اڑا دی ہیں۔

جنرل کونسل اس امر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ مسٹر بھٹو نے چند روز قبل گورنر ہاؤس میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے نام پر شہر کے بدنام ترین غنڈوں کو اکٹھا کیا اور ان کو تشدد اور خانہ

جنگی کی ترغیب دی۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا کہ چند شر پسند پوری قوم کے عزم و ارادہ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔

اپنی جن نام نہاد اصلاحات کا ذکر کر کے ہنگامی حالات کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے کونسل کی رائے میں اس کا کوئی جواز نہیں۔ نام نہاد اصلاحات سے ملک کے کسی طبقہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ مہنگائی اور بے روزگاری نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ مزدوروں کی زندگی کو تلخ کر دیا ہے۔ جتنے مزدور مسٹر بھٹو کے عہد میں تشدد کا شکار ہوتے ہیں پہلے کبھی نہ ہوتے تھے۔

جھگیوں اور کچی آبادیوں کا معاملہ طے کرنے میں مسٹر بھٹو کو چھ سال لگ گئے۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا اور اب مسٹر بھٹو نے ان لوگوں کو مکمل دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

پاکستان قومی اتحاد کے منشور میں اس امر کی واضح ضمانت دی گئی ہے کہ بے گھر لوگوں کو مکانات کی تعمیر کے لئے قطعات اور تعمیر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بلاسود قرضے دیئے جائیں گے اور اس کے علاوہ کچی آبادیوں اور دیہی علاقوں میں علاج، صاف پانی اور بجلی کی فراہمی کا بندوبست کیا جائے گا۔ اور ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں بہم پہنچائیں جائیں گی۔

چھوٹے صنعت کار اور چھوٹے تاجر سرمایہ کاری سے خوف زدہ ہیں اور ملک کی معیشت گورنمنٹ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے شدید بحران کا شکار ہے۔

پاکستان قومی اتحاد ان کی ہر ممکن طریقہ سے مدد اور حوصلہ افزائی کرے گا تاکہ یہ لوگ ملکی معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے اپنا موثر کردار ادا کر سکیں۔

مسٹر بھٹو نے پولیس کو دو ماہ کی تنخواہ دینے کا اعلان بھی آج کل میں کیا ہے۔ جب کہ پے کمیشن کی رپورٹ علیحدہ زیر غور ہے۔ یہ بات پولیس والے بھائیوں کے سوچنے کی ہے کہ انہیں یہ تنخواہ کیوں دی گئی ہے۔

بھٹو صاحب نے صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کرنے کی پیش کش کا اعادہ کیا ہے۔ پاکستان قومی اتحاد کی جنرل کونسل اس کو پہلے ہی مکمل طور پر مسترد کر چکی ہے اور پھر واضح اعلان کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ پاکستان قومی اتحاد کے مطالبات پوری قوم کی امانت ہیں۔ اور اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

بقیہ : ۱۵ / اپریل

ہیں، ٹیکس کے بارے میں ان کی درخواست قبول کر کے تخفیف کر دیتے ہیں، اور پھر عمر فاروقؓ کی لکھ کر دی ہوئی دستاویز کو واپس کرنے کا حکم دیتے ہیں تاکہ وہ اس کے ذریعہ آئندہ بھی حقوق طلبی کر کے اپنے حقوق محفوظ کرا سکیں اور عندا لضرورت اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

تخفیف در تخفیف

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں بھی نجرانی اکابر کا ایک وفد حضرات امیر معاویہؓ سے ملا اور اپنی مشکلات پیش کیں اور بتلایا کہ ہمارے نجرانی ہموطن پر ہر طرف منتشر ہو گئے ہیں ان میں سے بہت سے مر چکے ہیں، ان کی خاصی تعداد مسلمان ہو چکی ہے، لہذا ہمارا جزیہ کم کر دیجئے حضرت امیر معاویہؓ نے چار ہزار روپے کی تخفیف کر دی اور اب ان کے ذمہ بتیس ۳۲ ہزار روپے رہ گئے تھے۔ کوئی پچاس سال بعد نجرانی اپنی قلت تعداد اور معاشی بدحالی کا شکوہ کرنے خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس آئے، انہوں نے ان کی مردم شماری کرائی تو وہ پہلے کی نسبت دس فیصد نکلی یعنی عمر فاروقؓ کے عہد میں اگر وہ چالیس ہزار تھے تو اب چار ہزار سے زیادہ باقی نہ تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان کا جزیہ گھٹا کر آٹھ ہزار کر دیا درمیان میں اموی گورنروں نے یہ رقم بڑھا دی تھی، لیکن جب عباسی دور حکومت شروع ہوا تو خلیفہ منصور اور ہارون رشید نے اس کو گھٹا کر آٹھ ہزار کر دیا۔[1]

---

[1] حضرت عثمان کے سرکاری خطوط ص ۱۲۴ ـ ۱۲۵

ڈیرہ اسماعیل خان میں

عبدالمالک شاہ

۱۵ اپریل کا عجیب و غریب واقعہ

حالیہ تحریک نظام مصطفٰیؐ اور بحالی جمہوریت جس جوش و خروش اور اخلاص و ہمت کے ساتھ پورے ملک میں چلی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ دیگر امور کے علاوہ اس تحریک کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ پورے ملک کے کونے کونے اور چپہ چپہ میں اس تحریک کو یکساں جذبہ کے ساتھ پذیرائی حاصل ہوئی اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

اس سلسلے میں صوبہ سرحد کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے حالات سے پورے صوبہ کی صورت حال سامنے آجائے گی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ضلع نہایت ہی پسماندہ اور محدود وسائل کا ضلع ہے لیکن اسے یہ شرف بھی حاصل ہے کہ پاکستان قومی اتحاد کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں وڈیرہ شاہی اور مفاد پرستی کے اثرات کم ہیں۔ اس ضلع کے باسی دینی ذہن رکھتے ہیں اور اپنے ہی دل و دماغ سے سوچ کر فیصلہ کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔

مولانا مفتی محمود ایسے عظیم النسان کو اس ضلع کے بہادر انسانوں نے نہ صرف اپنے ضلع بلکہ پورے پاکستان کے حقوق کی جنگ [illegible] لڑنے کے لیے ایوان اسمبلی میں پہنچایا۔ یہاں تک کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جب پورا ملک بھٹو کی نظر ہو گیا تھا تو ڈیرہ اسماعیل خان کے اسلام دوست عوام کی قوت سے مولانا مفتی محمود نے موجودہ بین الاقوامی ... کو عبرت ناک اور تاریخی شکست دی تھی۔

موجودہ تحریک میں بھی ڈیرہ اسماعیل خان نے اپنی درخشندہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے حصّہ لیا اور کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہونے تک تحریک جاری رکھنے کا عزم لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔

صوبائی انتخابات کے بعد جب ۱۴ مارچ کو ملک گیر تحریک کا آغاز کیا گیا تو ڈیرہ کے عوام اپنے دوسرے ملکی بھائیوں کے ساتھ میدانِ عمل میں کود پڑے۔ دفعہ ۱۴۴ کے پرزے فضائے آسمانی میں بکھیرنے کے لیے جو سب سے پہلا گروپ تشکیل دیا گیا وہ ڈیرہ کے معروف رہنماؤں مولانا علاؤالدین صاحب خلیفہ عبدالغفار صاحب۔ حاجی بختاور صاحب عبدالوہاب صاحب۔ عبداللطیف خاکوانی اور جناب شکر دین صاحب پر مشتمل تھا اس سے قبل رات کو چھاپہ مار کر پولیس نے مولانا عبدالسلام صاحب۔ خواجہ محمد زاہد صاحب جناب گل شیر صاحب، شیخ عزیز الرحمان صاحب اور محمد رمضان ثاقب صاحب کو ان کے گھروں سے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ گرفتاریاں پیش کرنے کے سلسلے میں ابتدا ہی میں ایک طویل فہرست مرتب کر لی گئی تھی۔ اور ہر روز چھ افراد باقاعدگی سے گرفتاری پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے یہ گرفتاریاں جلوس کی شکل میں پیش کی جاتی ہیں اور اس وقت تک جلوس کا سلسلہ جاری رہے گا جب تک پاکستان قومی اتحاد اپنے عظیم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو جاتا۔ اب تک ضلع کے مختلف علاقوں سے ہزاروں مجاہدین گرفتاریاں پیش کر چکے ہیں۔

۲ اپریل کو انتظامیہ کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے ڈیرہ کی تحصیل ٹانک کے حالات مخدوش ہونے لگے اور اشتعال بڑھا تو قومی اتحاد کے ضلعی رہنماؤں جناب عبدالستار خان جناب خالد خان، جناب اسلم اور راقم الحروف ٹانک گئے۔ ٹانک کے ساتھیوں کے مشورے سے طے ہوا کہ یہاں ۲ اپریل کو زبردست مظاہرہ کیا جائے اور یہاں کی تحریک کو بھی ضلع کے کنٹرول میں رکھا جائے۔

پروگرام کے مطابق ۲ اپریل کو زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ کارکنوں کا خیال تھا کہ ہم ہزاروں کی تعداد میں گرفتاریاں پیش کریں گے اور اگر ہمیں یہاں گرفتار نہ کیا گیا تو ڈسٹرکٹ جیل ڈیرہ اسماعیل خان کے سامنے مظاہرہ کر کے گرفتاریاں پیش کی جائیں گی۔ اسی روز پولیس اور ایف ایس ایف کی پوری ضلعی جمعیت ٹانک پہنچا دی گئی تھی۔ تصادم کا زبردست خطرہ تھا اتحاد کے رہنماؤں مولانا فتح خان صاحب مولانا عبدالرؤف، امیر خان صاحب اور امان اللہ خان نے ہر ممکن کوشش کر کے جلوس کو پرامن رکھا۔ اس روز ۸۳ افراد نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کیا جنہیں گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل پہنچا دیا گیا۔

۱۵ اپریل کو ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا کہ موجودہ آمریت کے چہرے پر خود آمریت کے محافظوں نے زناٹے کا طمانچہ رسید کر کے اس کے دیگر محافظین کی سوچ کے بخیے ادھیڑ دیے۔ پروگرام کے مطابق اس روز توپانوالہ دروازہ کی جامع مسجد سے

باقی ص ۸ پر

عصر کے بعد جلوس نکلنا تھا۔ نماز اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد اعلان ہوا کہ آج پولیس کے تین سپاہی اپنے آپ کو تحریک نظام مصطفیٰ کے سلسلے میں گرفتاری کے لیے پیش کریں گے۔ اعلان کے بعد ان سپاہیوں نے تقریریں بھی کیں اور کہا کہ ہم موجودہ حکومت کی ملازمت پر موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں پر گولی نہیں چلائیں گے ان کے شانہ بشانہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کریں گے۔

جلوس روانہ ہوا تو ڈی۔ ایس۔ پی اور اے۔ سی کے یہ دیکھ کر طوطے اڑ گئے کہ جلوس کے آگے آگے پولیس کے سپاہی وردیوں میں ملبوس گلیوں میں ہار ڈالے نعرے لگاتے ہوئے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔

ابھی جلوس پچیس تیس قدم ہی چلا تھا کہ حواس باختگی کے عالم میں ڈی۔ ایس پی نے آگے بڑھ کر کہا کہ آپ انتظامیہ میں سے ہیں آپ جلوس کی قیادت نہیں کر سکتے ان باحمیّت جوانوں نے برجستہ جواب دیا کہ ہم ایسی ملازمت پر لعنت بھیجتے ہیں جو ہمارے بھائیوں پر ہمیں گولیاں چلانے پر مجبور کرے۔ ڈی۔ ایس۔ پی نے کہا کہ آپ باوردی جلوس کی قیادت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے پلک جھپکنے میں اپنی پیٹیاں کھول کر ڈی۔ ایس۔ پی کو تھما دیں۔

جلوس آگے بڑھتا گیا شرکاء جلوس کے جذبات کی عکاسی اس موقع پر الفاظ نہیں کر سکتے۔ جلوس ایک فرلانگ آگے بڑھا لیکن ڈی۔ ایس۔ پی۔ اور اے۔ سی نے ان مجاہدین سے کہا کہ آپ گاڑی میں بیٹھ جائیں۔ پولیس انہیں گاڑی میں بٹھا کر ریسٹ ہاؤس لے گئی۔ رات کو مزید ایک کانسٹیبل اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ان سے پوچھ گچھ ہوئی۔ انہیں ترقی کی پیشکش کی گئی۔ مراعات دینے کے وعدے کئے گئے۔ مگر ان جرأت مند جوانوں نے تمام پیشکشوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ بعد میں شامل تحریک ہونے والے سپاہی کو رات کو کسی وقت علیحدہ کر کے لائن حاضر کر دیا گیا، اور ان مجاہدین کو حراست میں لے کر کوہاٹ بھیج دیا گیا ان کے نام ہیں۔ عزیز اللہ، خدائے نظر۔ اور شیر دل

بقیہ : اداریہ

اقتدار کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے، بلکہ قوم کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

اب حالت یہ ہے کہ تمام قومی ذرائع ابلاغ کو یکطرفہ طور پر اقتدار کے تحفظ کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے اور فریق ثانی کی ہر خبر، ہر بات، ہر عمل اور ہر حرکت پر مکمل پابندی ہے، ریڈیو پر پابندی ٹی وی پر پابندی، اخبارات و جرائد پر سنسر شپ کی تلوار۔ ان حالات اور اس ماحول میں جس قسم کی افواہیں جنم لیتی ہیں اور جس قسم کی بیدل خبریں پھیلتی ہیں وہ ڈھکی چھپی نہیں اور اس گھٹن سے پیدا ہونے والے نقصانات بھی پوشیدہ نہیں۔

ریڈیو ٹی وی اور ٹرسٹی اخبارات دن رات پاکستان اتحاد کے رہنماؤں کی کردار کشی اور موجودہ حکومت کو 'ناکام سہارا' دینے کی شب و روز کوشش کر رہے ہیں۔ ہر ٹٹ پونجیے کا بیان رنگ روغن کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ جعلی اسمبلی کے ممبران کو رائے عامہ کے لیڈر قرار دے کر رائے عامہ کا منہ چڑایا جا رہا ہے۔

۲۸ تاریخ کو اسمبلی ہال میں چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی پارٹی کے اراکین سے جو تقریر کی اسے چار روز تک مسلسل ریڈیو اور ٹی وی سے نشر کیا جاتا رہا جس موہوم اور فضائے آسمانی میں معلق بین الاقوامی سازش کا انکشاف چیئرمین بھٹو نے کیا تھا اس کا مسلسل راگ بغیر کسی ثبوت اور بنا دلیل کے الاپا جا رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ عوام اس قسم کی ہر کوشش اور ہر حربے کو فلک شگاف قہقہوں کی نذر کر رہے ہیں۔

ادھر اس تمام تر معاندانہ پروپیگنڈے کے باوجود پاکستان قومی اتحاد کے مقتدر رہنماؤں سے مذاکرات کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے۔ صاف سی بات ہے کہ اگر واقعی یہ عظیم رہنما کسی سپر پاور کے ایجنٹ ہیں اور ملک و قوم کے خلاف سازش کر رہے ہیں تو ان سے ملاقاتیں اور مذاکرات کیا معنی؟

مسٹر بھٹو کی پیدا کردہ خرابی بسیار کے باوجود ہماری یہ دلی آرزو ہے کہ ملک کی کشتی ساحل مراد تک پہونچے۔ اور عوام کی خواہش کے مطابق موجودہ بحران حل ہو جائے اور بھٹو صاحب اپنی قوم کی ترقی کی راہ میں دیوار بن کر کھڑے نہ ہوں۔ کم از کم چیئرمین بھٹو کو ہمسایہ ملک کے حالات ہی سے سبق حاصل کرنا چاہیے وہ انتخابات سے قبل کانگریس، اندرا اور ہندستان کی مثالیں دیتے رہے ہیں۔ ہندوستان میں جمہوریت کی بحالی کا مسئلہ خوش اسلوبی سے طے کر لینے کے بعد اب ملک یکجہتی اور ہم آہنگی کے ساتھ ترقی کی راہ پر جا رہا ہے حب الوطنی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اپنے ہم وطنوں کے مقابلے میں آنے کی بجائے ان کی خدمت کی جائے خواہ اقتدار میں رہ کر خواہ اقتدار سے باہر جب کہ انہیں اپنی حب الوطنی پر فخر بھی ہے اور "اب تو مسٹر یاسر عرفات نے بھی ان کی حب الوطنی کی تحسین کر دی ہے"!

حافظ عبدالحمید صاحب
امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کی
والدہ ماجدہ عرصہ سے علیل ہیں
قارئین ان کی صحت کے لیے
خصوصی دعا فرمائیں

گذشتہ منگل مولانا عبدالرؤف
آسٹریلیا مسجد
کی والدہ عابدہ قضائے
الٰہی سے وفات پاگئیں
قارئین سے دعائے مغفرت
کی درخواست ہے

تحریر: عنایت اللہ خان

بحرِ ہند کی موجوں پر جنگی بیڑے!

پاک و ہند اور افریقی ملک اُسے امن کا سمندر بنائیں گے!

بحرِ ہند کے ساحلوں، کھاڑیوں، جزیروں اور خلیجوں میں آباد علاقوں میں انسانی تہذیب کے قدیم ارتقائی سوتے پھوٹے اور پھلے پھولے اس کے قدیم تہذیبی آثار اور نوادرات آج تک انسانی تہذیب تمدن اور ماضی کی تاریخ کی عظمت کی گواہی دیتے ہیں یہاں موئنجودڑو، ہڑپہ، کوٹ ڈیجی، ٹھٹھہ، گندھارا اور ٹیکسلا اور راوی و چناب کی قدیم اور شاداب تہذیبوں نے سر اٹھایا۔ یہاں سب سے پہلے صنعت و حرفت پھیلی۔ یہی نہیں بحرِ ہند کے قریب و جوار کے دوسرے ملکوں مثلاً سری لنکا، مصر اور بابل عراق میں انتہائی ترقی یافتہ عصری صنعت و حرفت و تعمیرات ظہور میں آئیں۔ بحرِ ہند کے ساحل صدیوں سے امن، مسرت، انسانی اخوت اور روحانیت کے گہوارے رہے ہیں۔ یہاں مسجدوں کی اذانیں پگوڈوں کے گھنٹے، کلیساؤں کی صداؤں اور مندروں کے سنکھ انسانوں کو پیار، سُکھ، دوستی امن اور بھائی چارے کی طرف بلاتے رہے ہیں ؎

چشتیؒ نے جس زمیں پہ پیغامِ حق سنایا
نانکؒ نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا

غرض یہ کہ بحرِ ہند سامراجی طاقتوں کی یورش تک مثالی آشتی اور تہذیبوں سے مالا مال رہا پھر مغربی سامراجی طاقتیں آہن و آتش اور بھاپ اور بجلی کی مادی طاقتوں سے لیس ہو کر منڈیوں کی تلاش میں نکلیں اور بحرِ ہند کے یہ پُر سکون اور امن کے گہوارے برطانوی ڈچ، پرتگیزی، اطالوی فرانسیسی اور ہسپانوی نوآبادیوں اور محکوم منڈیوں میں بدل گئے۔ گذشتہ پچاس ساٹھ سال قبل افریقہ اور ایشیا کے محکوم ملک جب یکے بعد دیگرے اس سامراجی زنجیر کو توڑ توڑ کر سیاسی آزادی سے ہمکنار ہونے لگے تو اس کی جگہ مغربی طاقتوں کی اقتصادی اجارہ داریوں نے لے لی۔ اس سلسلے میں پیش پیش امریکہ، جاپان اور مغربی جرمنی رہے ہیں۔

انہوں نے بحرِ ہند کے نوآزاد ملکوں میں اپنے اقتصادی مفادات کے تحت اپنی ہر طرح کی منڈیاں اور ان منڈیوں کے استحکام کے لیے طاقت ور فوجی اڈے قائم کر لیے۔ عرب، افریقی جنوب ایشیائی اور ہند چینی کے ملکوں میں ایسے فوجی اڈوں سے پیدا شدہ خطرات اور کشیدگی کا گہرا احساس اور ردِ عمل پایا جاتا رہا ہے۔ جاپان فلپائن اور تھائی لینڈ اس کی حالیہ مثالیں ہیں۔ یوں بھی شمالی کوریا، ویت نام، لاؤس اور کمبوڈیا سے امریکی فوجی اڈے اور جدید اسلحہ سے لیس لاؤ لشکر عوامی مزاحمت اور قومی تحریک آزادی سے مجبور ہو کر پسپا ہو چکے ہیں اور انہیں وہاں سے بستر بوریا گول کرنا پڑا ہے۔ اس صورت حال کا ہند چینی اور جنوبی ایشیا پر خوش گوار اثر پڑا ہے اس کے ساتھ ساتھ برصغیر پاک و ہند میں ۱۹۷۱ء کے بعد کے سنگین اثرات اور کشیدگی ختم ہوئی ہے۔ مثلاً خشکی اور بحری راستوں سے تجارت، سفری اور بار برداری کی جہاز رانی، سیاحت اور سفر کی سہولتوں کا احیاء مواصلات بشمول ڈاک و تار کی بحالی اور سب سے اہم یہ کہ سفارتی تعلقات کی گذشتہ طویل عرصہ کے بعد بحالی عمل میں آئی۔ اس صورت حال میں خیر سگالی، ثقافتی رشتوں کا احیا اور انسانی تعلقات کا عمل فطری ہے۔

بحرِ ہند کے علاقوں اور خاص طور سے جنوبی ایشیا میں یہ مثبت تبدیلیاں، نیز ہند چینی سے سامراجی اڈوں اور فوجی لاؤ لشکر کا بہت حد تک خاتمہ، عالمی طور پہ خیر سگالی، ویتانت اور تخفیفِ اسلحہ کی عالمی تحریک کی شدت اور کشیدگی میں کمی کے جلو میں ہوا ہے۔

یہ امر نہایت حوصلہ افزا نظر آتا ہے کہ ہندوستان میں کانگریس پارٹی ۱۹۴۷ء سے قائم اقتدار اور مسز اندرا گاندھی کی حالیہ عام انتخابات میں جمہوری شکست کے بعد جنتا پارٹی کی نو تشکیل شدہ حکومت نے بھی پاکستان کے لیے خیر سگالی اور دوستی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ اس طرح ایک پیغام میں وزیر اعظم ہند مرارجی ڈیسائی اور وزیر خارجہ اٹل بہاری واجپائی نے بھی اپنے اس عزم کا اعلان کیا ہے کہ وہ تمام پڑوسی ممالک خاص طور سے پاکستان سے دوستانہ تعلقات بڑھائیں گے۔

بہر طور پر بہتری اس فضا میں جسے سوشلسٹ اور تیسری دنیا کے ملکوں کی عملی حمایت اور تعاون حاصل ہے۔ اور جو سامراجی مفادات کے یکسر خلاف ہے۔ یہ تصور نہیں کرنا چاہیے کہ سامراجی اور نئے نوآبادیاتی نظام کی فطرت اور مفادات میں کوئی تبدیلی آگئی ہے۔ وہ پہلے کی طرح سے ہے البتہ اس کی شکل اور نقاب ضرور بدل گئی ہے۔

اب زیادہ تر توجہ کا مرکز بحر ہند کے اور دیگر نو آزاد ملکوں کی اقتصادی آزادی کی راہ کو روکنا جو ان کی NLM کا اگلا مرحلہ رہا ہے۔ ان ملکوں کے خام مال تیل اور قدرتی خام مال و معدنیات کو اجارہ داریوں سے آزاد کر کے قومی ملکیت میں لینے کے عمل میں مسلح یا سیاسی نوعیت کی رکاوٹیں ڈال جاتی ہیں۔

اس مزاحمت کو جسے سوشلسٹ ملکوں کی سرگرم حمایت حاصل ہے۔ لبعض علاقوں میں فوجی اڈوں کے قیام یا توسیع سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بحر ہند کے ملکوں میں ایسے فوجی اڈے سری لنکا کے جنوب میں ڈیگو گارشیا، خلیج فارس میں میسرہ آسٹریلیا کے نزدیک جزائر اور تھائی لینڈ وغیرہ میں ہیں۔ ڈیگو گارشیا کا فوجی اڈہ جسے حال ہی میں توسیع دی گئی ہے خاص نکتہ چینی اور تبصروں کا موضوع رہا ہے۔ مغربی طاقتیں خاص طور سے خلیج فارس کے ملکوں کو بھاری تعداد میں اسلحہ بیچ رہی ہیں۔ اسی طرح تھائی لینڈ کو بھی امریکہ نے حال ہی میں ۱۵ ہزار ٹن اسلحہ بیچا ہے مزید کی تیاریاں کی جا رہی ہیں، دوسری طرف سوشلسٹ اور ترقی پذیر ملک بحر ہند اور دوسرے علاقوں سے غیر ملکی فوجی اڈوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ صرف اس طرح بحر ہند اور اس کے گرد و نواح میں آباد اقوام امن و سلامتی کی فضا میں سانس لے سکتی ہیں۔ مغربی طاقتیں اپنے فوجی اڈوں کی طرف سے توجہ ہٹانے یا ان کا جواز پیدا کرنے کے لیے روس بحری قوت میں اضافے اور لبعض علاقوں میں س کے اڈوں کے قیام کا پروپیگنڈہ کر رہے یں۔ خود لبعض امریکی سینٹر بیرونی ملکوں میں چار لاکھ ۸۱ ہزار امریکی فوجیوں کے قیام اور تقریباً دو ہزار غیر ملکی فوجی اڈوں پر نکتہ چینی کرتے رہے ہیں۔ صرف جاپان اور اس کے نواح میں امریکہ کے ایک سو چالیس اڈے یا تجربہ گاہیں ہیں۔ بحر ہند میں برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے تقریباً بائیس فوجی اڈے ہیں۔ آسٹریلیا کے ارد گرد بھی ایسے کئی بحری اڈے قائم ہیں۔ سنگاپور فیجی اور مغربی سموا نیز ٹونگا بھی اس ضمن میں شامل ہے پھر ان طاقتوں کے جدید ترین اسلحہ سے لیس آبدوز اور بحری بیڑے الگ بحر ہند میں خطرہ ہیں۔

چونکہ مشرقی افریقی ملکوں کے ساحل بحر ہند کو چھوتے ہیں اس لیے اس سمندر میں واقع غیر ملکی جنگی اڈے اور بحری سرگرمیاں براہ راست افریقی نو آزاد اور آزادی کے لیے برسرپیکار ملکوں کے لیے خطرہ ہیں۔ خاص طور پر نسل پرستی کی نو آبادیاتی حکومی سے نجات کے خواہاں ملکوں رہوڈیشیا نیمبیا، جنوبی افریقہ اور زمبابوے کے لیے یہ صورت حال سخت رکاوٹ ہے۔ چنانچہ یہی سبب ہے کہ تمام نو آزاد افریقی ملک بھی بحر ہند کو امن اور سلامتی کا علاقہ بنانا چاہتے ہیں۔

از مولانا جمیل اختر صاحب

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

—— اور آپ کے جاں نثار

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

ایک طرف دشمنان اسلام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جن کا ایک ایک فرد تمام مادی اور ظاہری اسلحہ جات سے مسلح اور عیش و نشاط سے ڈوبا تھا تو دوسری جانب مٹھی بھر حق کے پرستار تھے۔ جن کی جھولیوں میں چند تیروں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ نہ تو ظاہری اسلحہ وسامان حرب ہے اور نہ فوج وسپاہ کی کثرت تھی بھوک کی شدت بھانے کیلئے خورجی سے کھجور نکال کر کھا رہا تھا الفت سے سرشار اللہ کے رسول صلعم کے پاس حاضر ہوا اور مودبانہ عرض کی کہ یارسول اللہ اگر میں آج اللہ کی راہ میں اپنی جوانی قربان کردوں تو مجھے کیا انعام ملے گا۔ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا "اللہ کی رضا اور اس کی جنت" اللہ اللہ ان الفاظ کا سننا تھا کہ نہ تو اسے اپنی کڑیل جوانی کا خیال پیدا ہوا نہ ماں باپ کی الفت ومحبت سنگ راہ بن سکی اور نہ دشمنوں کے گرد فرنیزہ وسنان اور تلوار اور خنجر کی دھار سے ڈر معلوم ہوا۔ حضور کے الفاظ کیا تھے گویا جنت اپنی اصلی اور حقیقی شکل میں اس کی نگاہوں کے سامنے آموجود ہوئی پھر کیا تھا ایک کھجور کا کھانا بھی دشوار اور ناگوار ہوگیا۔ اسے تھوکتے ہوئے بھوکے شیر کی طرح آگے بڑھا۔ تلواروں کی جھنکاروں میں بے خوف وخطر گھس گیا۔ اور حق وصداقت کی قربان گاہ پر قربان ہوکر سدھار گیا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ دو چار یا دس میں واقعات ایسے ہوں تو اسے قلمبند بھی کیا جائے اللہ کے رسول کے جانثاروں کی فہرست پر نظر ڈالو۔ تو سینکڑوں اور ہزاروں واقعے ایسے ملیں گے۔ جن کی جانثاری اور جانسپاری کے قصے آج بھی تاریخ کے اوراق میں موجود ہیں۔ اور جن کی صداقت وسچائی پر آفتاب وماہتاب اور درخشندہ ستارے شاہد وگواہ ہیں۔ یہیں تک نہیں ایک قدم آپ اور آگے بڑھیں تو آپ کی عقل دنگ رہ جائے گی کہ سردار انبیاء محمد رسول اللہ صلعم کی مقدس تعلیم نے بندگان خدا کو کس عجلت کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا۔

حضرت عمر فاروق رض کی سیرت بتا رہی ہے کہ آپ بڑے جاہ وجلال کے ساتھ کھلی تلوار ہاتھ میں لئے رواں دواں دارارقم کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ العیاذ باللہ چراغ نبوت کو گل کردیا جائے۔ مگر آپ کو معلوم ہے اس کا انجام تھوڑی ہی دیر میں کیا ہوا۔ حضرت عمر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے اور بے ساختہ پکار اٹھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔ یہ وہ آواز تھی کہ جس نے مکہ کی پہاڑیوں کو ہلادیا اور سارے مکہ کے سورماؤں کے دل دہل گئے۔ پھر کیا ہوا بلاپس وپیش اور بلا جھجک فوراً خانہ کعبہ میں پہنچے اور علی الاعلان اللہ کی عبادت کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ باغیوں اور سرکشوں کو باخبر ہونا چاہیئے کہ عمر نے آج منزل مقصود کو پالیا ہے۔ اور تمام کفر وشرک کی آلائشوں سے پاک و صاف ہوکر محمد کے غلاموں میں شریک ہوگیا دنیا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ آخر یہ معاملہ تھا جس نے منٹوں اور سکینڈوں میں ایسا انقلاب پیدا کردیا۔

حضرت خالد ابن ولید وہی تو ہیں جو معرکہ احد میں کفار کے مقدمۃ الجیش تھے۔ جن کی وجہ سے صحابہ کرام کے بہتر نفوس نے جام شہادت نوش فرمایا۔ مگر جس دن اللہ کے سفیر کی صداقت کے آگے جبین نیاز خم کیا پکار اٹھے کہ خالد جب تک راہ خدا کے باغیوں اور نافرمانوں کی بہتر ہزار گردنیں نہ کاٹے گا۔ اسے چین نصیب نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ اپنی ساری عمر جہاد فی سبیل اللہ اور دین کے نفاذ واستحکام اور اس کا بول بالا کرنے میں لگادی۔ اور آخر وقت تک اپنے عہد کو پورا کرنے میں لگے رہے۔

حضرت وحشی رض کی زندگی کو دیکھئے کہ انہوں نے ہندہ کے تعلق اور سو اونٹ انعام پانے کی تمنا میں سید الشہداء حضرت حمزہ رض کو دھوکے سے شہید کرڈالا۔ لیکن جب دولت اسلام سے مشرف ہوتے تو ندامت وشرمندگی میں ڈوب گئے اور تلافی مافات کے لئے اپنے نفس سے کہا اے وحشی اگر کافروں میں سے بھی ایسے نامور اور شجاع شخص کو تو نے قتل نہیں کیا تو میدان

غزوہ تبوک سے (جسے اسلامی غزوات میں بڑی اہمیت حاصل ہے) واپسی پر جب ان لوگوں کے نام اللہ کے رسول کے سامنے پیش کئے گئے جو غزوہ میں شریک ہوتے تھے۔ جن میں تین افراد کے علاوہ بقیہ سب منافقین تھے۔ اس وقت منافقوں نے جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اپنی عدم شرکت کے اعذار بیان کر دیتے۔ مگر صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ الصدق وینجی والکذاب کی تعلیم نبوت پر ایمان و یقین رکھتے ہوئے صاف صاف عرض کر دیا یا رسول اللہ صلعم ہم لوگوں کو کوئی معقول عذر الیا نہ تھا جو مانع جہاد ہوتا دراصل کسل ہستی، کوتاہی اور کم ہمتی نے ہمیں مجبور کر رکھا تھا۔ اس بیان کا معاملہ تو خدا کے حوالے ہوا۔ مگر عدم شرکت کے جرم میں فوری یہ سزا تجویز کی گئی کہ ان سے قطع تعلق کر لیا جائے اور ان کا بائیکاٹ کر دیا جائے چنانچہ خود رسول خدا صلعم نے ان سے بول چال بند کر دی اور صحابہ کو بھی حکم فرما دیا کہ ان سے بات چیت نہ کریں یہ گھڑی اور ساعت وہ تھی جس میں بڑے بڑے انسانوں کے قدم ڈگمگا جاتے درحقیقت یہ وقت اور جذبہ خدا ترسی کی آزمائش کی بڑی ساعت تھی۔ کیونکہ بائیکاٹ سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہ تھی۔

جھوٹے اور دغاباز منافق مسرور خوش پھر رہے تھے اور حق اور سچائی پر ایمان لانے والا عزیزوں سے نہیں اپنی جماعت اور اپنے افراد سے گفتگو کرنے کو ترس رہا ہے نہ تو کوئی ان سے بات چیت کرتا ہے نہ کوئی نظر اٹھا کر دیکھتا ہے نہ کوئی کسی بھی قسم کی دلداری کرتا اور تسلی و تشفی کے کلمات سناتا ہے حتیٰ کہ ماں، بہن اور بیوی تک نے بولنا چھوڑ دیا۔

بیوی کو یہ خیال تک پیدا نہ ہوا کہ اگر میں اللہ کے رسول کے فرمان کی تعمیل کر کے اپنے شوہر سے قطع تعلق کر لیتی ہوں تو اس کا انجام کیا ہوگا اور خاوند کو چھوڑ کر اپنی زندگی کس طرح گزار سکوں گی کیونکہ انکے اندر اللہ کے نبی نے حکم خدا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کی اسپرٹ پیدا کر دی تھی کہ وہ اسکے مقابلے میں ہزاروں راحت و سکون کو تو قربان کر سکتی تھیں۔ مگر خدا اور اس کے رسول صلعم کے حکم سے غفلت و لاپرواہی اس کے بس سے باہر کی بات تھی اور انہیں ہرگز جیتے جی یہ گوارہ نہیں تھا۔ چنانچہ انہیں اپنے متعلق دریافت کرنے پر جب حکم ملا کہ تم لوگ بھی اپنے شوہروں سے بول چال اور ہر قسم کی مراعات اس وقت تک بند کر دو جب تک خدا کوئی فیصلہ نہ فرما دے تو پھر زن و شوہر کی ساری رعاتیں مفقود اور معدوم ہوگئیں۔ وہی عورتیں جو کل تک شوہروں کی اطاعت اور حکم بجا لانا اپنی سعادت سمجھتی تھیں۔ آج انہیں اس کی مخالفت اور ان سے قطع تعلق رکھنے اور بول چال بند کر دینے ہی میں اپنی سعادت نظر آ رہی ہے مگر قربان جائیے ان پیکر اسلام صحابہ پر جنہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مرضی کے آگے اپنے وجود کو بے حقیقت اور اپنے نفس کو ایسا کچل ڈالا تھا کہ اپنی رفیقہ حیات کی اس بے تعلقی پر ان کے چہرے پر بل تک نہیں آیا کبھی یہ خیال بھی پیدا نہ ہوا کہ وہ جس کی پوری کفالت اور ہر قسم کی رعایت کا میں ذمہ دار ہوں آج وہ بھی مجھ سے ایسی چڑھ گئی ہے تعمیل حکم تو درکنار کلام تک گناہ اور خسران عظیم سمجھتی ہے۔

اللہ سے ایمان و یقین کی طاقت اور دین متین پر استقامت کے۔ باوجودیکہ ان کی نگاہیں دیکھ رہی ہیں کاذب و جھوٹا مسرور خوش ہے اس سے لین دین، بول چال سب قائم و استوار ہے اسکے برعکس صداقت سچائی والے کی جان کے لالے پڑ رہے ہیں مگر پھر بھی .... بال برابر نہ تو ایمان و یقین میں تذبذب ہے اور تنزلزل بلکہ پورے انہاک اور پوری پابندی کے ساتھ مسجد کی حاضری بھی ہے اور ہر ہر قدم پر اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا پاس و احترام بھی ہے۔ قطع تعلق اور بائیکاٹ کا معاملہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ مسلسل چالیس دن تک رہا ہے۔ دوست احباب بیوی، بچے، ماں باپ خویش و اقارب حتیٰ کہ بازار کے دوکانداروں تک نے بھی ہر قسم کا لین دین بند کر دیا یہ سب کچھ تھا مگر ایمان و عمل صالح میں بجائے کمی کے ترقی اور زیادتی ہی رہی برابر اور ہمہ دم یہ خیال دامن گیر تھا کہ کسی صورت اللہ کے رسول صلعم کوتاہیوں کو درگزر فرما کر راضی ہو جائیں عین اس وقت دشمنوں نے ایمان و یقین کی بیش بہا دولت پر ڈاکہ زنی کی ٹھانی اور لعینوں اور نابکاروں نے انہیں دولت اسلام سے محروم کر دینے کا عزم و ارادہ کے ساتھ ایک قاصد کی معرفت مکتوب بھیجا جس میں ترغیب دی گئی تھی کہ ہم لوگوں کو یہ سن کر بڑا رنج و ملال ہوا کہ تمہارے نبی نے تمہاری قدر دانی نہیں کی اور تم لوگوں کو سچ بولنے کے عوض میں ناقابل برداشت سزا دی گئی ہے۔ افسوس کہ انہوں نے تمہاری علو مرتبت کو نہ پہچانا ہم لوگ آج بھی اسی طرح تمہیں صاحب عزوجاہ سمجھتے ہیں۔ جس طرح تم ہو اور آج بھی تم سے قلبی اور دلی ہمدردی ہے مطلب یہ تھا کہ کسی صورت میں اسلام کے ابتدائی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں قطع تعلق اور بائیکاٹ کا یہ مسلسل معاملہ اور مصائب اس پر عزیزوں کی طرح سے میٹھے الفاظ میں اس طرح اظہار ہمدردی اور سہارا بھلا سوچ کر بتائیے کہ ایسی کشاکشی میں کون سی طاقت تھی جو انہیں صراط مستقیم پر قائم و ثابت رکھے ہوئے تھی اور کس نے انہیں روکے اور سنبھالے رکھا۔

الغرض خط پر غیظ و غضب سے تیور بدل گئے اور خط کو آگ میں ڈال دیا اور سختی سے فرمایا اور بدنصیب دشمن خدا اور رسول تیری ناس جھے روئے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں ایمان کی حلاوت چھوڑ بیٹھوں اور دولت اسلام سے محروم ہو جاؤں اسی ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں جان ہے اسلام کی دولت و نعمت جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے صدقے میں مجھے نصیب ہوئی ہے اسے جیتے جی چھوڑ نہیں سکتا۔

آخر میں پچاس دن کے بعد خدائے لایزال ولایموت نے جب معافی برات کا حکم نازل فرمایا تو انہوں نے مژدہ جانفزا سنتے ہی جوش و مسرت میں خوشخبری سنانے والے کو بدن کے کپڑے اتار کر دے دیئے جو اس وقت ان کی متاع و پونجی تھی۔

یہ عقیدت ہی نہیں بلکہ تاریخی حقائق کی روشنی میں ایک دعویٰ ہے کہ آج دنیا کا کوئی مذہب اپنے پیشوا و مقتدا اور رہبر کی تعلیم و تربیت کا یہ سہا برس کی سعی و پیہم وجہد مسلسل کے بعد

سفر ہی سفر

سعید الرحمٰن علوی کے قلم سے

ہری پور جیل کے جوان جذبے

اتحاد ایکسپریس — لاہور سے گوجرانوالہ

۱۳ اپریل قریب الاختتام تھی اور ۱۴ شروع ہونے والی کہ "خاص ضرورت" سے ہری پور جانے کا پروگرام بنا۔ جماعتی احباب اور بزرگوں کی خواہش پر میں تیار ہو گیا۔ اڈہ پر پہونچا تو ۱۳ ختم ہو کر ۱۴ اپریل شروع ہو چکی تھی، ٹکٹ لیا، بس میں بیٹھ گیا ½ ۱۲ بجے بس روانہ ہوئی اور پوری تیزی کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گئی پورے راستہ میں بس جہلم ٹھہرنا ہوا ورنہ نہ رکنا تھا اور نہ آہستہ روی کا کوئی مسئلہ! نماز فجر راولپنڈی بس اسٹینڈ پر پڑھی۔ یہ بس سٹینڈ پیرا دھائی کے قبرستان کے قریب چند ماہ پہلے بنا ہے۔ "عوامی حکومت" نے "عوام کی سہولت" کی غرض سے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں یہ کارنامہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ شہر کے مختلف اطراف سے آنے والے مسافروں کی پریشانیاں، اڈہ پر ضروریات کا دستیاب نہ ہونا جیسے مسائل نے عوام کو پریشان کر رکھا ہے غضب یہ ہے کہ شہر اور اڈہ کو ملانے کے لیے جو سڑک ہے وہ قبرستان کے بیچوں بیچ واقعہ ہے۔ اس سڑک کو چوڑا کیا گیا اور اس طرح کہ قبروں کے نشانات مٹائے گئے۔ حتیٰ کہ انسانی جسموں کے ڈھانچوں تک ٹھکانے لگائے گئے۔ اڈہ پر مسجد نہیں۔ کیونکہ اسلام کی خادم حکومت کو اس سردردی کی ضرورت نہیں۔ قریبی آبادی کی مسجد میں نماز پڑھ کر واپس اڈہ پہ آیا اور بس میں بیٹھ کر ہری پور روانہ ہو گیا۔ وہاں پہونچتے ہی سید ھا مین بازار میں آزادی برصغیر کے نامور رہنما حکیم عبدالسلام مرحوم کی دکان پر گیا۔ حکیم صاحب جو مولانا آزاد، حضرۃ مدنیؒ، امیر شریعت بخاریؒ، اور حضرت لاہوری قدس سرہ العزیز جیسے عظیم انسانوں کے رفیق سفر تھے۔ اور جنہوں نے سبھاش چندر بوس کو علاقہ غیر میں پہونچانے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ ان سطور کے راقم پر بے حد مہربان تھے، گھنٹوں پاس بٹھاتے، کھلاتے پلاتے اور ماضی کی باتیں سناتے اب ان کا پروقار اور وجیہہ چہرہ نہیں تھا۔ بلکہ ان کی جگہ میرے مخلص اور مہربان بھائی حکیم عبدالرشید انور تشریف فرما تھے۔ باپ کے صحیح جانشین جماعتی و قومی کاموں کا بے پناہ جذبہ ان میں موجود ہے۔ دکان اسی طرح مرجع خلائق ہے۔ ملاقات کے بعد مدعا بیان کیا اور آخر ۱۱ بجے مولانا فضل رزاق کی معیت میں ہری پور سنٹرل جیل گیا۔ یہ جیل بہت قدیم اور پرانی ہے۔ یہاں لیلائے آزادی کے مجنوں مدتوں نظر بند رہے۔ کتنے ہی بلانوشانِ محبت کے جنازے اس جیل کے پھاٹک سے باہر آئے۔ عظیم رہنما خان عبدالغفار خان کے ساتھیوں کے جنازوں کی ایک مستقل داستان ہے اور آج بھی یہ جیل اسی لوحِ حریت و اسلام کے فدائیوں سے آباد ہے۔

جیل کی ڈیوڑھی سے اندر جانے کے بعد سب سے پہلے سرحد کے مردِ فقر و غیور مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک مدظلہم کے صاحبزادے برادر مہربان مولانا سمیع الحق سے ملاقات ہوئی جو بھٹو آمریت کے خلاف چلنے والی تحریک میں ایک عظیم جلوس کی قیادت کرتے ہوئے اکوڑہ سے گرفتار ہوئے معانقہ ہوا، مصافحہ ہوا۔ خوب باتیں ہوئیں۔ ان کے ساتھ ان کے رفیق بھی تھے جو جیل سے باہر بھی ان کے "ڈرائیور" ہوتے ہیں اور اب بھی صاحبِ سجن و رفیقِ زنداں ہیں۔

ہم نے باہر کی دنیا کا قصہ سنایا انہوں نے اندر کی کہانی بتلائی۔ ۱۵ سو سے زاید قیدی یہاں موجود ہیں اور یہ سب ایک مقصد، ایک نظریہ اور ایک سوچ کے حامل ہیں۔ ان سب کے قاید مولانا مفتی محمود صاحب بھی وہیں ہیں جو حدیث کی مشہور عالم کتاب ترمذی شریف کی شرح لکھ رہے ہیں۔ طلبہ کو ہدایہ اخیرین، مشکوٰۃ اور سراجی پڑھاتے ہیں۔ وعظ اور نصیحت کی محفلیں برپا کرتے ہیں اور سیاسی مسائل پر احباب کی رہنمائی کرتے ہیں۔ میں نے حضرۃ مفتی صاحب کی صحت کا معلوم کیا۔ سن کر تسلی ہوئی اسی زمانے میں حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے جناب فضل الرحمٰن صاحب تشریف لائے۔ جو جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر ہیں پشاور میں سرحد کی جعلی صوبائی اسمبلی کے موقع پر مظاہروں میں گرفتار ہوئے اپنے متعدد رفقاء سمیت یہیں ہیں ان سے جی بھر کر باتیں ہوئیں۔ ایبٹ آباد کے مولانا شفیق الرحمٰن ملے۔ مرحوم صدر ایوب کے صاحبزادے اختر ایوب خان اور دوسرے متعدد احباب و حضرات سے ملاقات ہوئی۔ چہروں پر رونق تھی، عزائم بلند تھے، حوصلوں میں ولولہ تھا جب ایک گروپ ملاقات کے لیے باہر آیا تو فضا نعروں سے گونج اٹھتی، قہقہے بلند ہوتے۔ علماء

سیاسی گفتگو ہوتی، لطائف وظرائف کا سلسلہ ہوتا اور پھر زندانی ڈیوڑھی کے اندر چلے جاتے ہیں مولانا فضل رزاق صاحب کے ۲½ گھنٹے وہاں گزارے یہ لمحات زندگی کا حسین سرمایہ ہیں۔ سچ پوچھیں تو بزرگوں اور دوستوں کے مشاغل سن کر اور جیل کی ظاہری کیفیت کو دیکھ کر جی للچایا کہیں رہ جاؤں، لیکن ایسا ہے تو مشکل۔ اور جب مشکلات کا احساس ہوا تو دل پر چوٹ لگی اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ باہر آگیا۔ پھاٹک سے باہر آیا تو بارش برس رہی تھی۔ اندازہ ہوا کہ آسمان میرے غم میں برابر کا شریک ہے۔ میں نے جس ظاہری کیفیت کا ذکر کیا ہے اسکی مختصر تفصیل یہ ہے کہ ایک ہری پور کا علاقہ ویسے ہی سرسبز و شاداب اور قدرت کی فیاضی سے مالامال ہے اور پھر چونکہ یہاں مدتوں سیاسی رہنماؤں اور ورکروں کا ڈیرہ رہا ہے اس لیے ان حضرات نے "باغ بانی" کے فن میں بھی بھرپور کمال کا مظاہرہ کیا اور جیل کو ایسا بنا دیا گویا شالیمار باغ ہے۔

جیل سے واپسی پر حکیم صاحب کے دولت کدہ پر کھانا تناول کیا۔ سب کچھ تھا مگر وہ عظیم انسان نہ تھا جس کی باتوں میں خلوص کی چاشنی تھی۔ اب واپسی کا پروگرام ہے، لیکن حکیم عبدالرشید اور مولانا فضل رزاق صاحب کے اصرار نے روکا کہ بعد از عصر ہمارے جلوس کو خطاب ہو جائے، دل میں سوچا شاید اسی بہانے "ہری پور جیل کی سیر" کا خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے، لیکن صاحب! اب تو انتظامیہ کے متعلق بھی شبہ ہونے لگا ہے کہ وہ پی این اے میں شامل ہو چکی ہے۔ تقریر بھی ہو گئی۔ رضاکاروں نے گرفتاریاں بھی دیدیں، اور میں جناب مجتبیٰ شاہ صاحب (جمعیتہ ہری پور کے رہنما) کے دولت کدہ پر حاضر ہوا۔ چائے پی کر واپس ہوا۔ اور ۹ بجے راولپنڈی پہنچا۔ حضرت والا مکرم مولانا محمد رمضان علوی کی خدمت میں حاضری دی۔ رات گذار کر اگلی صبح لاہور پہنچا یہاں معلوم ہوا کہ مرشد انور جیل سے واپس آچکے ہیں ۲ اور جب یہ معلوم ہوا کہ جیل سے واپسی ان شاہانہ انداز میں ہوئی کہ ملک کے وزیراعظم کو نصیب نہ ہو تو دل پر چوٹ لگی کہ یہ منظر نہ دیکھ سکا، لیکن ہری پور کے مشن سے کامیاب واپسی مر پر دل میں اطمینان تھا اس لیے یہ زخم برداشت ہونا آسان۔

— ۲ —

اب چلیں گوجرانوالہ۔

۱۶ اپریل کی شام ہے۔ پی این اے پنجاب کے دفتر واقع ۳۲ نکلسن روڈ پر معمول کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ مرد بہادر حمزہ صدر پنجاب میرمحفل ہیں۔ فیصلہ ہوتا ہے کہ کل (۱۷ اپریل) گوجرانوالہ چلنا ہے۔ کیوں جناب؟ بلاکٹ سفر کرنے کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے! مشورہ ہوا کہ کس گاڑی پر چلنا چاہیے۔ بندہ کے ہاتھ میں ریلوے ٹائم ٹیبل تھا جو ابھی لے کر آیا تھا۔ بعض احباب کی خواہش تھی کہ شام ۴ بجے ریل کار براہ پنڈی سفر کریں۔ آخر ٹائم ٹیبل دیکھ کر طے ہوا کہ ۲½ بجے لاہور سے سرگودھا براستہ لالہ موسیٰ جانے والی گاڑی پر سفر ہو تاکہ راستہ کے سٹیشنوں پر عوام سے مل سکیں۔ فوری طور پر شعبہ نشر و اشاعت کو ہدایت ہوئی کہ خبر کا اہتمام کرے۔ حمزہ صاحب میر کارواں ہوں گے۔ مولانا زاہد الراشدی، خاکسار رہنما چوہدری محبت علی میاں لیاقت، پنجاب پی این اے سیکرٹری نشر و اشاعت زبیر بٹ ساتھ ہوں گے۔ احباب کی خواہش سے میں بھی شریک ہو گیا۔ ۱۷ کی صبح طلوع ہوئی تو اخبار میں طلباء کونسل کا بھی اعلان تھا کہ صبح ساڑھے دس بجے گوجرانوالہ تک سفر ہو گا۔ نوجوان دنیا بکثرت وہاں موجود تھی۔ معلوم ہوا کہ ریلوے انتظامیہ کے ایک آدھ بزرجمہر نے لمبے چوڑے منصوبے بنائے، لیکن کسی نے ساتھ نہ دیا تو دم دبا کر کوٹھی میں جا گھسا اور طلباء نے سفر کیا۔ گوجرانوالہ خلق خدا نے خوش آمدید کہا۔ جوان جذبے تھے۔ بازار کا رخ کیا، کھٹو آمریت کو للکارا۔ صرافہ بازار میں ایک دو غنڈوں نے غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا ہر چند کہ بعض ساتھی زخمی ہو گئے، لیکن ترکی بہ ترکی جواب ملا۔

مجھے جامعہ نعیمیہ لاہور میں ایک میٹنگ میں شامل ہونا تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر حسب پروگرام ۲½ بجے پی ڈی پی ہاؤس پہنچا۔ نماز ظہر ادا کی اور اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ اسٹیشن پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ گاڑی پلیٹ فارم نمبر ۸ پر ہے۔ ہم لوگ ادھر چلے گئے۔ پلیٹ فارم پر سرخی سرتھے جوان ساتھیوں نے نو ستاروں والا سبز پرچم انجن کے سامنے باندھ دیا جو سارے راستے بہار دکھاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی تشریف لائے۔ ان کا عزم ساتھ جانے کا تھا۔ سینکڑوں بزرگ اور دوست شریک ہو گئے حمزہ صاحب، مولانا روپڑی، زبیر بٹ، میاں لیاقت چوہدری محبت علی، چوہدری طفیل، قاری عبدالحئی اعوان میاں عبدالرحمٰن (انارکلی) مرزا عبدالحمید صاحب۔ محمد صدیق صاحب گروا، الیاس بٹالوی اور جمعیۃ طلباء اسلام کے حفیظ بٹ وغیرہ شامل تھے۔ سٹیشن پر حمزہ صاحب نے مختصر خطاب کیا انہوں نے کہا کہ:

"مجھے اور میرے رفقا کو اس اقدام کی خوشی نہیں، لیکن ظالم و غاصب کی بدعملیوں نے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہمارا مقصد واضح ہے کہ موجودہ حکومت کی آئینی، اخلاقی کوئی پوزیشن نہیں اس مقصد کو ہمہ گیر طریق پر دنیا پر واضح کرنے کے لیے جو کچھ کیا جا رہا ہے یہ سفر اسی کی کڑی ہے۔"

چند منٹ تاخیر سے گاڑی رخصت ہو گئی۔ سینکڑوں احباب جانے والے تھے تو سینکڑوں رخصت کرنے والے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ، نارووال کے خطیب مولانا یحییٰ محسن، مولانا لقمان علوی، پی ڈی پی کے باہمت دوست خواجہ اظہار اور عالم صاحب نے دعاؤں سے قافلہ رخصت کیا۔ شاہدرہ تک عوام نے ہاتھ ہلا ہلا کر الوداع کہا۔ گاڑی کے اندر پُرجوش جوانوں کے دل ہلا دینے والے گورنر ہاؤس میں ظالم و غاصب یک یقیناً" پہنچ رہے ہوں گے۔ بادامی باغ اور شاہدرہ سٹیشن پر رکنے کے بعد گاڑی آگے چلی جہاں عوام نظر آتے نعرے لگتے، باہر سے جواب آتے۔ بالآخر کامونکی سٹیشن آیا، پلیٹ فارم پر ایک طرف پولیس کا دستہ "پوری شرافت" سے کھڑا تھا۔ ٹائی

دونوں طرف عوام کے ٹھٹھ تھے۔ پلیٹ فارم بھرا ہوا تھا۔ باپردہ خواتین بھی بکثرت تھیں۔! دوپٹے پھیلائے رب کعبہ سے فریادیں کر رہی تھیں۔!

پی۔ ڈی۔ پی کے مسعود کھوکھر جو جوان جذبوں کے ترجمان ہیں کامونکی پہونچے ہوئے تھے۔ انہیں کندھوں تک اٹھا کر لایا گیا۔ حمزہ صاحب کے گلے میں انہوں نے ہار ڈالے۔ حمزہ صاحب نے گاڑی کے دروازے پر تقریر کی۔ اسی اثنا میں پر جوش نوجوان لاؤڈ سپیکر لائے۔ ریلوے لائن پر فٹ کر کے حمزہ صاحب کو ادھر لے گئے۔ تقریر کرائی، حمزہ صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ صبح آزادی کے طلوع ہونے کی نوید سنائی۔ واضح کیا کہ آج شام بھٹو صاحب نے پریس کانفرنس میں قوم کی مان لی تو ٹھیک ورنہ جنگ تو جاری ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک وہ قوم کے سامنے گھٹنے ٹیک نہیں دیتے۔

سٹیشن کے قریب ایک مکان پر پیپلز پارٹی کا جھنڈا نظر آیا تو پر جوش نوجوان لپکے اور اسے اتار دیا۔ وہیں نماز عصر ادا ہوئی۔ اتنے میں گوجرانوالہ کی طرف سے عوام ایکسپریس آگئی۔ اس کے انجن کے سامنے اتحاد کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ چھتوں پر طلبار سوار تھے۔ یہ لوگ وہ تھے جو صبح سفر پر گئے تھے وہ لاہور روانہ ہوئے تو ہم گوجرانوالہ!

ایمن آباد وغیرہ سٹیشن سے ہوتے اور احباب سے ملتے گوجرانوالہ پہونچے۔ بصد مشکل تین گھنٹہ میں سفر طے ہوا۔ صبح کے وقت طلبہ کے قافلہ کا وہاں پر جوش خیر مقدم ہوا۔ اب عوام کی حاضری بہت کم تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ صرافہ بازار میں پ پ پ کے غنڈوں کی غنڈہ گردی کے سبب دنیا کا رخ ادھر تھا۔ حمزہ صاحب کی قیادت میں لوگ باہر آئے۔ بازاروں اور سڑکوں کا چکر لگاتے مشہور عالم مسجد نور پہونچے۔ راستہ میں شامل ہوتے گئے۔ جلوس بڑھتا گیا۔ مسجد نور میں پہلے مجاہدین چشم براہ تھے مغرب کا وقت قریب تھا۔ حمزہ صاحب اور حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ نعروں کی گونج میں اعلان ہوا کہ جنگ جاری رہے گی جب تک بھٹو صاحب چھٹی نہیں کرتے انہوں نے یہاں بھی کہا کہ بلا ٹکٹ سفر اچھا

نہیں لیکن مجبوری ہے۔ بھٹو صاحب کو کہا کہ ہوش و تدبر سے کام لو، قوم کے راستہ سے ہٹ جاؤ

انہوں نے تحریک کے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کیا، زخمیوں کے لیے دعا کی، طلبار، تاجروں، مزدوروں، کسانوں، وکلا، علماء، خواتین اور اقلیتوں کی داستان سرفروشی کی مختصر نقشہ کشی کی۔ انہیں ہدیہ تبریک پیش کیا اور کہا کہ انشاءاللہ آزادی کی صبح طلوع ہونے والی ہے۔

بعد میں ت ت ورکروں نے گرفتاریاں دیں

ہم لوگوں نے نماز مغرب پڑھی۔ دوست احباب سے ملے۔ دفتر میں تحریک کا جائزہ لیا۔ آج کے واقعہ کے زخمیوں کو دیکھا اور پھر اسی انداز سے ریل کار کے ذریعہ لاہور پہونچ گئے۔ لاہور پہونچے تو دفتر کا گھیراؤ تھا، لیکن یہ "گھیراؤ" اپنوں کی طرف سے تھا۔ وہ بھٹو کی طرف سے پریس کانفرنس میں دیئے گئے دھوکے کے متعلق پی این اے کا ردعمل معلوم کرنا چاہتے تھے۔ ان کا اپنا ردعمل یہ تھا کہ یہ فراڈ ہے، دھوکہ ہے ہم نہیں مانتے۔۔۔ نوابزادہ صاحب نے کارکنوں کو تلقین کی کہ انشاءاللہ بھٹو کا کوئی داؤ چلنے نہیں دیا جائے گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ ذرا ہمیں وقت دیں، کارکن مطمئن ہو کر چلے گئے۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ

پی این اے نے بھٹو فراڈ کو تسلیم نہیں کیا

بقیہ سرورق سے

بھی وہ اثر نہیں پیش کر سکتے جو ہمارے آقا و مولا اللہ کے رسول فداہ ابی و امی صلعم نے چند سال کی مدت میں ان پڑھ، کند ذہن، بدمزاج اور تندخو عرب میں پیدا کر دیا۔ جن کی اخلاقی کمزوری اور قوت افعال کے ناقص و ادھورے ہونے کی آج بھی تاریخ شاہد ہے اگر دنیا میں تاریخی واقعات بھی کچھ وزن اور حقائق رکھتے ہیں اور بلاشبہ رکھتے ہیں تو پھر انصاف پسند دنیا اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشی اور درندہ صفت انسانوں میں آن واحد میں ایسا روحانی انقلاب پیدا کر دیا اور تہذیب و شائستگی کی اس دولت عظمیٰ سے نوازا جس کی بدولت انہوں نے مستقبل قریب میں ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کو

متمدن، اور مہذب اور شائستہ بنا دیا جو دنیا کے بہترین مدبر سیاسی قسمتمند اور با اقبال سلطان السلاطین بنے یہ اللہ کے رسول کے ہی کے شایان شان تھا۔

دنیا آج بھی حیران ہے کہ اللہ کے رسول میں وہ کیا قوت تھی جس نے عالم میں اتنا زبردست انقلاب عظیم پیدا کر دیا نیز کس بلا کی تاثیر تھی کہ تصویر کا رخ پھیرنے اور رات کو دن بنانے میں کچھ بھی وقت صرف نہیں ہوا۔ کیا دنیا اسے بھلا سکتی ہے کہ غزوہ بدر کی شکست اور نگونساری پہ ایک شخص اس عہد و پیمان سے مکہ سے عازم مدینہ ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ کے رسول کو شہید کر ڈالے عین اس وقت جب کہ اللہ کے رسول اپنے فرائض کی انجام دہی میں مشغول ہیں مسجد نبوی میں پہنچتا ہے شمع رسالت کے پروانے اس کی خونخوار آنکھیں اور بدلے تیور دیکھ کر اس سے مزاحمت کرنا چاہتے ہیں مگر اللہ کے رسول نے بڑی بے پروائی سے مسکراتے ہوئے پوچھا "کہو کیسے آنے کی زحمت گوارہ کی" آنے والا اس خلق عظیم اور طمانیت قلب کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ حیلہ جوئی کرتے ہوئے بولا کہ فلاں عزیز جو بدر میں گرفتار ہو کر آئے ہیں ان کی رہائی کا سوالی بن کر آیا ہوں" اللہ کے رسول نے فرمایا "اللہ کے بندے جھوٹ بولنا اور دھوکہ فریب میں ڈالنا شیوہ کا کام نہیں۔ یہ خدائے واحد و قہار کی ناراضگی کا سبب ہے کیوں سچ نہیں کہتے کہ حق کی فتح اور باطل کی شکست سے متاثر ہو کر میرا سر قلم کرنے آئے ہو معلم اخلاق صلعم کے الفاظ نشتر بن کر کلیجہ میں چبھ گئے آن واحد میں کایا پلٹ گئی عالم وجد میں پکار اٹھا۔ بے شک اس ناپاک ارادے سے آیا تھا مگر اب غلامی کا شرف حاصل کئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسول اللہ

یہ مذہبی عقیدت کی بنا پر محض کوئی دعویٰ نہیں تھا کہ اللہ کے رسول سید الانبیاء والمرسلین نے ایک قلیل مدت کے اندر جس طرح عالم میں تمام و کمال انقلاب عظیم پیدا کر دیا خدا اور بندے کے رشتے باہم مضبوط کئے اور الست کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا جس ہوا کی اندرونی خرابیاں درست کیں انسانی جذبات، احساسات اور ارادوں میں عظیم

انقلاب پیدا کیا۔ انفرادی قلوب کے مردہ گوشوں کو زندگی کا ... فن ترتیب دیا اور جس طرح صحیح معاشرت و تمدن کی تکمیل کی اس کی مثال آپ ہے۔

نوابزادہ نصر اللہ خان

انٹرویو = نائب صدر پاکستان قومی اتحاد

پاکستان قومی اتحاد کے قائم مقام صدر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ قومی اتحاد کا اصل اور بنیادی مطالبہ ملک میں از سر نو انتخابات کا انعقاد ہے۔ دیگر دو مطالبات اسی بنیادی مسئلے کی کڑیاں ہیں، کیوں کہ پیپلز پارٹی کے چیئرمین بحیثیت وزیر اعظم عام انتخابات کے ضمن میں اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری نہیں کر سکے ہیں۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے یہ بات آج یہاں نوائے وقت کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہی۔

انہوں نے ملک میں خانہ جنگی کے امکانات کو بے بنیاد قرار دیا اور الزام عاید کیا کہ حکمران طبقہ جان بوجھ کر یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ ملک میں خانہ جنگی کا حقیقی خطرہ موجود ہے، تاکہ اسے وجہ جواز بنا کر قومی اتحاد کی تحریک کو کچلنے کی کوشش کی جائے۔

انہوں نے اس یقین کا اظہار بھی کیا قومی اتحاد کی تحریک چند دنوں میں اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائے گی۔ انہوں نے یہ دعوی بھی کیا کہ موجودہ تحریک کے نتیجہ میں ملکی سالمیت و استحکام کو تقویت پہونچی ہے۔ نواب زادہ صاحب نے انٹرویو میں وزیر اعظم کی جانب سے پیش کردہ "سیاسی فارمولا" مسترد کرنے کا پس منظر بھی بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کی پیشکش اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کے مترادف ہے۔ اصل مسئلہ قومی اسمبلی کے انتخابات کا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر نے بھی اعتراف کیا ہے کہ انتخابات میں وسیع پیمانے پر دھاندلیاں ہوئی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں جن ۲۸ حلقوں کا ریکارڈ سربمہر کیا گیا ہے ان میں تین وفاقی وزراء کے حلقے بھی شامل تھے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت براہِ راست اس میں ملوث ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی نظام میں اگر وزیروں نے دھاندلی کی ہے تو اسکی ذمہ داری حکومت کو قبول کرنی چاہیئے تھی۔ جب کہ ہمارا مؤقف یہ ہے کہ پورے ملک میں دھاندلی ہوئی ہے اور اس حقیقت کا اعتراف جس قدر جلد کیا جائے ملک و قوم کے لیے بہتر ہوگا۔ انہوں نے سیاسی فارمولے کا حوالہ دیا اور کہا کہ بالواسطہ اس میں قومی اسمبلی کے انتخابات کرانے کا ذکر ہے۔ جس طرح ہمارا اور عوام کا مطالبہ ہے اس کا صاف اعتراف کیا جائے۔ انہوں نے الزام عاید کیا کہ اس فارمولے میں درپردہ یہ خواہش موجود ہے کہ اس عرصے میں تحریک کو متاثر کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد کی تحریک میں عوام نے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا ہے اور متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ اس لیے عوام کو واضح تاثر ملنا چاہیے کہ ان کی تحریک کامیاب ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ فارمولا تسلیم کر لیا جائے تو یہ عوام کے جذبے کے ساتھ بے وفائی ہوگی، تاہم انہوں نے دعوے کیا کہ حکومت نے چاروں صوبوں میں جو حالات پیدا کیے ہیں ان میں قومی اتحاد کی صوبائی اسمبلیوں میں عظیم اکثریت سے کامیابی کے واضح امکان موجود ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ انہیں کامل یقین ہے کہ اگر ۷ مارچ کو انتخابات منصفانہ ہوتے تو قومی اتحاد بلوچستان میں بائیکاٹ کے باوجود بھاری اکثریت سے کامیاب ہو جاتا۔

ملک میں خانہ جنگی کے حالات پیدا کرنے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں نوابزادہ صاحب نے کہا کہ ہم کچھ دنوں سے مسلسل کہہ رہے ہیں کہ حکمران طبقہ اس قسم کے اقدامات کر رہا ہے جس سے عالمی رائے عامہ اور ملک میں ایک خاص طبقے کو خانہ جنگی کا تاثر دے سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں خانہ جنگی ہو سکتی ہی نہیں۔ یہ وہاں ممکن ہے جہاں اختلاف کا تناسب ۶۰ فی صد اور ۴۰ فی صد کا ہو۔ اگر اس طرح ہو جیسا کہ ہم نے کیا کہ ۹۵ فی صد عوام ہمارے ساتھ ہیں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خانہ جنگی کا صرف تاثر دینا چاہتے ہیں اور اسے اپنے آئندہ اقدامات کے لیے جواز بنانا چاہتے ہیں جس کے سہارے تحریک کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سینٹ کے انتخابات بہت بڑی سازش ہیں۔ جب کہ ایک طرف بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ وہ صوبائی اسمبلیوں کو توڑنے کے لیے تیار ہیں اور دوسری طرف انہی اسمبلیوں سے سینٹ کو مکمل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر الزامات ہیں کہ ہم مذاکرات نہیں کرتے لیکن مذاکرات کے دروازے کس طرح بند کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ ایک مستقل ادارہ ہے جب صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کرانے ہیں تو ان کو مکمل کرنے سے کس طرح موجودہ حالات سیاسی تصفیہ کی بات چیت ہو سکتی ہے۔

۲۲ اپریل کی ملک گیر ہڑتال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ انتہائی کامیاب ہوئی ہے اور کئی شہروں میں جن میں کراچی شامل ہے غیر معینہ مدت کے لیے ہڑتال جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ملک بھر کے مزدور بھی قومی اتحاد کے مطالبات کی حمایت کر رہے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس عنصر کی شمولیت سے اس تحریک کی قوت میں اور اضافہ ہوگا۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم بھٹو کے اس خدشے کو بے بنیاد قرار دیا کہ موجودہ تحریک کی قیادت انتہائی دائیں اور بائیں بازو کے

ہاتھوں میں جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک دائیں اور بائیں بازو کی معروف اصطلاحات کا تعلق ہے ملک میں اس قسم کی شخصیتیں نمایاں طور پر موجود نہیں ہیں۔ یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پاکستان قومی اتحاد نے اپنی ساری انتخابی مہم کی بنیاد اسلامی اقدار کی بحالی اور جمہوری روایات کے قیام پر رکھی ہے اور بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی کو مجبوراً اس انتخابی مہم کے دوران سوشلزم کا نعرہ ترک کرنا پڑا جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ تحریک بائیں اور دائیں بازو کی آمیزش کا شکار نہیں ہو سکتی۔ خود بھٹو صاحب دعویٰ کر چکے ہیں کہ ان کے اور حزب اختلاف کے مابین اسلام قدر مشترک ہے۔ اس انتخاب کے دوران پاکستان کے عوام نے جس والہانہ جذبے سے اتحاد کی تائید وحمایت کا مظاہرہ کیا اس کے پس پردہ یہی حقیقت کارفرما تھی کہ قوم اجتماعی طور پر وطن عزیز میں اسلامی شریعت کا نفاذ چاہتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ جہاں تک اس اندیشے کا تعلق ہے کہ یہ تحریک بالآخر قومی اتحاد کے قائدین کے ہاتھ میں نہیں رہے گی اب تک حکومت کی تمام تر اشتعال انگیزیوں کے باوجود مجموعی طور سے اس تحریک کا مزاج پرامن اور غیر متشددانہ رہا ہے۔ اگر واقعی بھٹو صاحب اس بارے میں سنجیدہ ہیں تو انہیں قوم کو مزید ابتلا اور آزمائش میں مبتلا کیے بغیر ان کے مطالبات بلا تاخیر تسلیم کر لینے چاہئیں، تاکہ ایسی صورت رونما نہ ہو جس کا نقشہ ان کے نہاں خانہ دماغ میں ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ عام انتخابات کے بارے میں قومی اتحاد کے مطالبات وزیر اعظم تسلیم نہیں کرتے جب کہ اتحاد بھی اپنے مطالبات پر قائم ہے اس صورت میں موجود سیاسی بحران کا حل کیا ہوگا؟

انہوں نے کہا کہ اصل مسئلہ عام انتخابات ہیں دوسرے مطالبات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں، کیونکہ بھٹو صاحب بحیثیت وزیر اعظم آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کی آئینی ذمہ داری پوری نہیں کر سکے تمام ملکوں کا معروف طریقہ ہے کہ جہاں بھی حکمران طبقے سے کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد ہو وہاں اس سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ امریکہ میں نکسن اور جاپان میں تناکا کے ساتھ اور اسرائیل میں حال ہی میں اسحاق رابن کی اس امر کی درخشاں مثالیں ہیں۔ انہوں نے اصرار کیا کہ اتحاد کے مطالبات منطقی اعتبار سے جائز ہیں اور کہا کہ یہ حقیقت تسلیم کر لی جائے کہ پورے ملک میں منصوبے کے تحت دھاندلی ہوئی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بھٹو صاحب یہ مطالبات منظور کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے مجھے یقین ہے کہ وہ زیادہ دیر تک رائے عامہ کا دباؤ اور تحریک کی روز افزوں شدت کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور انہیں بالآخر یہ مطالبات تسلیم کرنے پڑیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اگر ایسی صورت حال سامنے آئے کہ بھٹو صاحب از سر نو انتخابات کے اعلان کے بعد مستعفی ہو جائیں تو پاکستان قومی اتحاد کو مذاکرات میں کوئی تامل نہیں ہوگا۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جہاں تک حالیہ دورۂ سرحد کے مولانا مفتی محمود اور بیگم نسیم ولی خان سے جیل میں ملاقات کا تعلق ہے وہ ملاقاتیں بھٹو صاحب سے کسی رابطے کا نتیجہ نہیں تھیں اور نہ ہی اس وقت بھٹو صاحب کی جانب سے کوئی ایسی پیش کش میرے پاس بحیثیت قائمقام صدر قومی اتحاد پہونچی تھی، جس کے لیے اپنے رفقا سے مشورہ کرنا مناسب خیال کرتا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ جب صوبہ سرحد جارہے تھے تو رواداری کا تقاضا تھا کہ اتحاد کے صدر سے ملاقات کروں۔ اس ضمن میں چیف سیکرٹری کو تار دیا تھا ان افواہوں کی تردید کرتے ہوئے کہ وہ حزب اختلاف کے لیڈروں کے مابین پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ افواہیں بعض مفاد پرست عناصر دیدہ دانستہ طور پر پھیلا رہے ہیں۔!

اس سوال کے جواب میں کہ تحریک کے نتیجے میں علاقائیت کو فروغ تو نہیں ملے گا؟

انہوں نے کہا کہ اس وقت یہ کیفیت ہے کہ ملک کی وحدت وسالمیت کو اس تحریک کے ذریعے فائدہ پہونچا ہے۔ مثال کے طور پر ملک کے چاروں صوبوں میں تحریک یکساں طور پر جاری ہے اور اگر کسی صوبے کے شہر میں زیادتی کرتی ہے تو باقی دوسرے صوبوں میں لوگ اس کے خلاف پوری شدت سے احتجاج کرتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں حزب اختلاف نے عام انتخابات میں قومی اسمبلی میں زیادہ اکثریت حاصل کی اور اسی بنا پر قومی اتحاد صوبائی اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل کر کے وہاں حکومت قائم کر سکتا تھا، لیکن صوبہ سرحد والوں نے پنجاب اور سندھ میں ہونے والی دھاندلیوں کے خلاف احتجاج میں شریک ہو کر نہ صرف قومی اسمبلی کی نشستوں سے محروم ہونا گوارہ کیا بلکہ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا اسی طرح بائیکاٹ کیا جس طرح کہ پنجاب اور سندھ میں کیا گیا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تحریک کی وجہ سے پورے ملک میں جو سوچ ابھری ہے اس سے علاقائی، لسانی اور فرقہ وارانہ تعصبات اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دبتے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ تحریک کے قائدین نے اس جذبے کو برقرار رکھا تو مستقبل بعید میں بھی انشاءاللہ اس قسم کے تعصبات کبھی نہیں ابھر سکتے

انہوں نے اس ضمن میں مزید کہا کہ نو اپریل کو لاہور میں پولیس تشدد کے خلاف کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملک کے دیگر حصوں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے

ایک سوال کے جواب میں نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ قومی پے کمیشن کے اعلان کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے اور مسٹر پیرزادہ نے خود یہ اعتراف کیا ہے کہ تنخواہوں میں اضافے سے افراط زر میں اضافہ ہوگا۔ اس طرح ہر اعتبار سے یہ بے اثر ہو گیا ہے

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد کی اپیل پر لوگوں نے اتنی بڑی تعداد میں رقم بنکوں سے نکلوایا ہے کہ اب ان کا چلنا مشکل ہو گیا ہے انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ سرکاری ٹیکسوں کی ادائیگی کے بارے میں قومی اتحاد کی اپیل پر عوام کا رد عمل بہت بہتر ہوگا۔ انہوں نے مسٹر بھٹو کی پریس کانفرنس کا ذکر کیا کہ اب تک جتنے بھی قومی یا صوبائی اسمبلی کے ارکان مستعفی ہوئے ہیں ان میں سے کسی کو بھی اتحاد کی جانب سے کوئی دھمکی نہیں دی گئی اور نہ ہی کوئی ترغیب دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران طبقے کے اقدامات کی اس سے بڑی مذمت کیا ہو سکتی ہے کہ ان کے ارکان قومی اور صوبائی اسمبلی استعفے دے رہے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کی سرگرمیاں

شہر شہر سے

ترتیب: قمر ہاشمی

۱۹۷۴ء میں ملت اسلامیہ کے اجتماعی مطالبہ کے مطابق آئین پاکستان میں دوسری ترمیم کے ذریعہ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا، لیکن گذشتہ دو سال کے طویل عرصہ میں اس ترمیم کے مطابق قواعد وضوابط کی تدوین سے گریز، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سے کیے گئے مواعید سے پہلو تہی اور موجودہ نام نہاد قومی اسمبلی میں مرزائیوں کے کسی نمائندہ کی عدم تقرری سے وہ شکوک پختہ یقین کی صورت اختیار کر گئے ہیں جو بعض باخبر حلقوں کی طرف سے گذشتہ کئی ماہ سے بیان کیے جا رہے تھے۔ یہ الفاظ چوہدری ثناء اللہ بھٹہ ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان نے ایک اخباری بیان میں فرمائے۔

آپ نے مزید بیان کیا کہ مرزائیوں نے اخباروں سے موجودہ ملکی حالات پہ بالکل خاموشی، گذشتہ عام انتخابات میں مرزائیوں کا مکمل طور پر پیپلز پارٹی کو ووٹ دینا اور موجودہ ملی تحریک نفاذ شریعت میں مرزائی افسروں کا مسلمانوں پر بے پناہ ظلم و تشدد اور مرزائی نوجوانوں کا ایف ایس ایف اور دوسری تنظیموں سے جارحانہ اقدامات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مرزائیوں اور مسٹر بھٹو کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا ہے کہ وہ برسر اقتدار آکر نئی اسمبلی سے ۱۹۷۴ء میں منظور ہونے والی آئینی ترمیم کو اپنے دوٹوں کی اکثریت کے زور سے منسوخ کر کے مرزائیوں کو پھر ملت اسلامیہ کا ایک حصہ بنا دیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ اس وقت مرزائی اندرونی سازشوں سے موجودہ عوامی تحریک کو ناکام بنانے کے لیے سردھڑ کی بازی لگا رہے ہیں۔

مجلس احرار اسلام پاکستان اس سازش کا بھرپور اور منہ توڑ مقابلہ کرے گی۔ اور موجودہ تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ انشاء اللہ

موجودہ تحریک میں حصہ لینا ہر مسلمان کا فرض ہے

باغ۔ ۱۲ اپریل جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر حلقہ باغ کا ایک تاریخی جلسہ زیر صدارت مولانا امیر عالم خان صاحب باغ میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ تحریک چونکہ دو نظریوں اسلام اور سوشلزم کی جنگ ہے اس لیے اس میں حصہ لینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر بحیثیت جماعت کے پاکستان قومی اتحاد سے مکمل تعاون کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ لاہور میں جو حالیہ بربریت کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ تاریخ کا سیاہ باب ہے

اجلاس میں مولانا محمد اشرف ناظم جمعیۃ حلقہ نے بھی موجودہ غیر آئینی گورنمنٹ کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے اس کے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے

انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کے ۱۶ لاکھ کشمیری پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ اس کے بعد مولانا ضیاء الرحمٰن نے بھی خطاب کیا۔

قبل ازیں علماء کا ایک پُرامن تاریخی جلوس نکالا گیا جسکی قیادت مولانا امیر الزمان خان صاحب، مولانا بدر الدین، مولانا عبد المتین، مولانا محمد اشرف نے کی۔ جلوس کچہری روڈ سے شروع ہو کر ایم۔ پی پوسٹ سے واپس ہوتا ہوا کچہری روڈ ختم ہوا جو بعد میں ایک جلسہ کی شکل اختیار کر گیا

جلوس میں مولانا محمد طیب آف کراچی، مولانا عبد الرؤف، مولانا قاری محمد انور نے شرکت کی۔ مقررین نے پاکستان قومی اتحاد سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ جلسہ کے آخر میں موجودہ تحریک کے شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور لاہور میں تاریخی وحشیانہ سلوک کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

سیاسی حلقوں کے کہنے کے مطابق باغ کے علاقے میں علماء کا یہ تاریخی جلوس دور رس نتائج کا حامل سمجھا جا رہا ہے۔

مولانا صدر الشہید اور مولانا احمد جان گرفتار کر لیے گئے

بنوں میں سول نافرمانی کی تحریک پر امن طریقہ سے جاری ہے۔ روزانہ ۶، ۶ افراد گرفتاریاں پیش کر رہے ہیں۔ ان گرفتاریوں کے علاوہ مولانا صدر الشہید، مولانا احمد جان صاحب، مولانا

رحمن صاحب امیدوار صوبائی اسمبلی، امیر نواز خان ایڈووکیٹ امیدوار صوبائی اسمبلی، باز محمد خان امیدوار صوبائی اسمبلی اور علاقہ کے مشہور عالم دین مولانا محمد ربان شاہ، مولوی معین الدین اور کئی دیگر مشہور علماء بھی گرفتار کرلیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں بنوں کے علماء اور طلباء نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا جو بنوں کی تاریخ میں علماء کا سب سے بڑا جلوس تھا۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۰ء اور اب ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں دھاندلیوں کے باوجود ضلع بنوں کے عوام نے علماء کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرا کر پھر ثابت کر دیا ہے کہ ضلع بنوں کے عوام صرف اور صرف اسلامی نظام چاہتے ہیں۔

اسی طرح شمالی وزیرستان میں تحریک زبردست کامیابی سے جاری ہے وہاں پر گولی چلانے سے انکار پر صوبیدار اور نائب صوبیدار فرنٹیئر کانسٹیبلری کو برخاست کر دیا جس پر عوام نے ان کو اپنا کمانڈر مقرر کر کے ان کے لیے ہزاروں روپے جمع کر لیے ہیں اور لوگ دھڑا دھڑ گرفتاری کے لیے اپنا نام پیش کر رہے ہیں اور لوگ جہاد کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں۔

وفاق العلماء لانڈھی کا قیام

کراچی ۵ اپریل لانڈھی کے علماء کرام کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں وفاق العلماء کے نام سے ایک تنظیم عمل میں آئی۔ اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی:

سرپرست: مولانا محمد عثمان
امیر: مولانا حسن المآب شاہ۔
نائب امیر: مولانا عبدالودود۔
ناظم اعلیٰ: مولانا خلیل الرحمٰن
ناظم: مولانا عبدالرحمٰن
ناظم نشریات: مولانا عبدالقیوم برق
خازن: دلشاد خان

اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جمہوریت کی بحالی اور نظام شریعت کے نفاذ تک پاکستان قومی اتحاد کی تحریک میں منظم اور بھرپور حصہ لیا جائے۔ وفاق العلماء کے نومنتخب امیر مولانا حسن المآب شاہ صاحب نے ہدایت کی کہ قنوت نازلہ پڑھی جائے اور نماز عصر اور عشاء کے بعد جلوس کی صورت میں چند قدم چلتے ہوئے کلمہ طیبہ کا ورد کیا جائے اور مختلف نعرے لگائے جائیں۔

دورہ سندھ

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے رہنما اور صوبہ سندھ مجلس شوریٰ کے رکن محمد عثمان الوری نے گزشتہ دنوں حیدرآباد و سندھ کے علاقہ پریٹ آباد کا دورہ کیا۔ محمد عثمان الوری ہفت روزہ افریشیا کے نمائندے عطا محمد اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کے نمائندہ خصوصی جناب محمد رمضان میمن بھی اس دورے میں شریک تھے اور جہاں جہاں لوگ پولیس فائرنگ سے متاثر ہوئے وہاں ان کے گھروں میں جا کر ان کی حوصلہ افزائی کی اور شہداء اور زخمیوں کے لواحقین کی مالی امداد بھی کی۔ اس کے علاوہ قومی اتحاد کے رہنماؤں سے رہنماؤں سے تبادلہ خیال بھی کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما جناب شبیر احمد صاحب اور جمعیۃ طلباء اسلام کے مقامی رہنما جناب بشیر احمد قریشی صاحب بھی موجود تھے، موجودہ حالات پر بات چیت ہوئی۔ الحمدللہ لوگوں کے حوصلے بلند اور عزم پختہ اور مقاصد عظیم ہیں۔ اب کامیابی کی منزل قریب ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے امیر مولانا عبدالمتین صاحب نے حیدرآباد شہر کا تفصیلی دورہ کیا۔ عثمان آباد، میانی روڈ، چوڑکی گھٹی، گاڑی کھاتہ، نیا پل، کالی روڈ، امریکن کوارٹر، لطیف آباد اور شہر کے مختلف حصوں میں امیر جمعیۃ نے لوگوں کی خیریت دریافت کی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا شہداء کے ورثاء سے ملاقات کی۔

آپ نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ ان شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں قربان کر دی ہیں۔ اسلام [illegible] جان و مال قربان کرنے کا سبق دیتا ہے۔

لوگوں نے امیر جماعت کا بڑی گرم جوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

سرگودھا کے حلقہ نمبر ۲ میں قومی اسمبلی کے آزاد امیدوار جناب ملک میاں محمد صاحب اعوان نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

انہوں نے جمعیۃ کے مرکزی قائم مقام ناظم عمومی مولانا محمد اجمل خان، نائب امیر جمعیۃ لاہور ملک شیر محمد اور ہفت روزہ خدام الدین کے ایڈیٹر مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی سے ملاقات کے بعد یہ اعلان کیا۔

انہوں نے بتلایا کہ میں جمعیۃ کی قیادت بالخصوص مولانا مفتی محمود صاحب کی بے لوث شخصیت کا دل و جان سے معترف ہوں اور ان کی بلندی و پختگی کردار کے متعدد واقعات میرے دل پر نقش ہیں۔!

انہوں نے قومی اتحاد کی تحریک میں بھرپور اور مؤثر حصہ لینے کا اعلان کیا اور کہا کہ میں اپنی محترم قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کروں گا۔

انہوں نے اپنے حلقہ کے رفقاء اور احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے الیکشن میں ان کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ ملک صاحب نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ میرے رفقاء اس نازک موڑ پر میرے فیصلہ کو پسندیدہ نظروں سے دیکھیں گے اور اس قافلہ میں شامل ہو کر دین و ملت کی خدمت کریں گے۔

پاکستان پیپلز پارٹی حلقہ شاہ محمد غوث کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد رشید اپنے رفقاء سمیت محمد رفیق، محمد اشرف بٹ، طارف بٹ وغیرہ نے حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب سے ملاقات کے بعد پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ ان حضرات نے

پی۔ این۔ اے کی تحریک میں مؤثر کام کرنے کا اعلان بھی کیا۔

تنظیم فلاح و بہبود راوی روڈ کے نائب صدر جناب عبدالمجید اعوان، جنرل سیکرٹری جناب محمد اسلم، خزانچی جناب غلام مصطفےٰ اور رکن عاملہ جناب غیاث الدین جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

انہوں نے گذشتہ رات اس فیصلہ کا اعلان کیا اور بتلایا کہ ہم پوری طرح غور و فکر کے بعد جمعیۃ کی قیادت سے متاثر ہو کر یہ اعلان کر رہے ہیں

انہوں نے حضرت درخواستی، مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور یقین کا اظہار کیا کہ ان اکابر کی قیادت بایں ملک میں نظام اسلام کا نفاذ ضرور ہو کر رہے گا۔ یاد رہے کہ اس تنظیم کے صدر میاں محمد حنیف جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے جنرل سیکرٹری ہیں۔

قصور پورہ لاہور کے مشہور سیاسی، سماجی کارکن جناب میاں سعید صاحب نے جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ میرے لیے باعثِ سعادت و فخر ہے کہ میں ان اکابر کی جماعت میں شامل ہو رہا ہوں جنہوں نے ہر دور میں قافلہ حق کی قیادت کی ہے۔

میاں صاحب نے ملک کے باشعور اور سنجیدہ شہریوں سے درخواست کی کہ وہ اس نازک موڑ پر اسلامی نظام اور ملکی سلامتی کے لیے اس قافلہ میں شامل ہو جائیں۔

لاہور کے معروف وکیل جناب چوہدری محمد حنیف صاحب آف قصور پورہ نے پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر جمعیۃ میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔

انہوں نے فارم رکنیت پُر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ یہ ملک اسلام کا ناقابل تسخیر قلعہ بنے گا۔ انہوں نے اپنے رفقاء سے بھی اپیل کی کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے آگے بڑھ کر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مانسہرہ کے دفتر سے آمدہ اطلاع کے مطابق خان محمد اکرم خان صاحب آف جبوڑی (سابق چیئرمین) کے صاحبزادے بشیر احمد خان صاحب نے مولانا مفتی محمود کی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے دو جبوڑی کے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شامل ہونیکا اعلان کیا ہے۔

اور اعلان کیا ہے کہ ہم قاید جمعیۃ کے ایک ادنیٰ اشارے پر ہر قسم کی قربانی دوں گا۔

پاکستان پیپلز پارٹی گوجرانوالہ چھاؤنی کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد اشرف نے پیپلز پارٹی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

چوہدری صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے قایدین حضرت درخواستی، مفتی محمود، مولانا عبیداللہ انور پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور بتلایا کہ میری تمام تر کوششیں قومی اتحاد کے لیے وقف ہوں گی۔

قصور۔ (نامہ نگار) صوبائی اسمبلی کے حلقہ قصور نمبر ۸ پی پی ۱۱۸ سے آزاد امیدوار سردار گل حمید صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔

اپنے ایک بیان میں انہوں نے قاید جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت اور سیاسی بصیرت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور ملک کے موجودہ سیاسی بحران میں حضرت مفتی صاحب کی قیادت میں پاکستان قومی اتحاد کے شاندار کردار کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور اپنے ووٹروں کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کے جنرل سیکرٹری اور سابقہ صوبائی امیدوار جہانگیر سرور شیخ ایڈووکیٹ میاں محمد اشرف کلیار اور ان کے ساتھیوں کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ میاں صاحب آیندہ ملک و قوم اور اسلام کی خدمت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں گے

ٹنڈو آدم۔ حافظ عبدالغفور جعفری اپنے دیگر کئی ساتھیوں سمیت پاکستان پیپلز پارٹی سے لاتعلقی اختیار کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

انہوں نے کہا ہے کہ مجھے جمعیۃ کے قایدین حضرت درخواستی، مفتی محمود، اور مولانا عبیداللہ انور قیادت پر مکمل اعتماد ہے اور میں موجودہ اسلامی تحریک میں مؤثر کام کرتا رہوں گا۔

مسجد شہداء لاہور (ریگل چوک)، کے خطیب جناب مولانا قاضی محمد یونس صاحب انور نے اپنے برادر بزرگ قاضی عبداللطیف صاحب خالد اور تمام خاندان و رفقاء کار سمیت تقریباً دو صد معزز افراد جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے

انہوں نے آج شہری جمعیۃ کے اجلاس کے موقعہ پر امیر شہر مولانا محمد اسحاق اور دوسرے رفقاء سے ملاقات کی اور اس فیصلہ کا اعلان کیا

قاضی صاحب نے قائد اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود کی ولولہ انگیز قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تمام زندگی جمعیۃ میں رہتے ہوئے دین کی خدمت کرنے کا تہیہ کیا۔ شرکاء اجلاس نے موصوف کے اس فیصلہ کو سراہا اور انہیں مبارک دی

شہر میلسی کی ممتاز سیاسی شخصیت جناب چوہدری انور علی نے حضرت مولانا احمد یار صاحب خطیب جامع مسجد صدیقیہ نائب صدر جمعیت علماء اسلام میلسی کا خطاب سن کر جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی۔

چوہدری محمد انور نے ایک بیان میں حضرت درخواستی صاحب مولانا مفتی محمود صاحب مولانا عبیداللہ انور کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا جمعیۃ میں چوہدری صاحب کی شمولیت پر جمعیت علماء اسلام کے صدر حاجی خادم حسین سیکرٹری

حاجی محمد شریف نے ان کا خیر مقدم کیا۔ چوہدری صاحب پاکستان قومی اتحاد میلسی کی تحریک میں پیش پیش رہتے ہیں۔

بورے والہ کے مشہور سماجی کارکن جناب محمد اشرف علوی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمعیتہ علماء اسلام کے قائدین پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ ایک اخباری بیان میں جناب علوی صاحب نے کہا ہے کہ شیخ درخواستی مولانا مفتی محمود مولانا عبید اللہ انور کی قیادت میں تحریک نفاذ شریعت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں۔ جناب محمد اشرف علوی نے کہا کہ میں نے جمعیتہ میں شمولیت سے قبل دیگر مذہبی سیاسی جماعتوں کا جائزہ لیا تو میں نے صاف یہ محسوس کیا کہ جمعیتہ علماء اسلام باوجود سیاسی مذہبی جماعت ہونے کے فرقہ وارانہ تعصبات سے بالا اور رواداری کی حامل ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام کے عدم تعصب نے ہی مجھے اور میرے دیگر ساتھیوں کو جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت پر مجبور کیا۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی کے ناظم عمومی حافظ محمد طیب۔ جمعیتہ علماء اسلام بورے والہ کے امیر حاجی محمد اشرف جمعیتہ علماء اسلام بورے والہ کے ناظم عمومی راؤ ارشاد احمد خاں نے اپنے مشترکہ بیان میں جناب محمد اشرف علوی ان کے ساتھیوں کی جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

جناب محمد یوسف ایڈووکیٹ ایبٹ آباد نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے انہوں نے کہا کہ میرا مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد ہے۔ اور میں جمعیت کی ہر طرح کی خدمت سر انجام دوں گا۔ جناب محمد یوسف صاحب کو دفتر جمعیتہ ہزارہ ڈویژن میں دعوت استقبالیہ دی گئی اور ان کی جمعیتہ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا گیا۔

جمعیتہ طلباء اسلام آزاد جموں و کشمیر کے سابق صدر اور سابق ممتاز طالب علم راہنما جناب عبدالرشید سدوزئی نے اپنے پچیس ساتھیوں سمیت جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعیتِ علماء اسلام ہی وہ واحد پارٹی ہے جو روز اوّل سے اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام جمہوری اور اخلاقی قدروں کی بحالی کے لیے سرگرم عمل ہے اور گذشتہ سالوں میں جمعیت نے مولانا مفتی محمود کی قیادت میں جو روشن کردار ادا کیا ہے اس نے ہمیں جمعیت علماء اسلام میں شمولیت پر آمادہ کیا ہے۔ انہوں نے جناب مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا اعلان کیا۔

راوی پارک لاہور کے ایک ممتاز تاجر سیف الدین نے اپنے کئی ساتھیوں سمیت جمعیت میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے

گوجر خان کی مشہور سیاسی سماجی اور ہر دلعزیز شخصیت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت اسلام ملک میں نظام مصطفےٰ اور جمہوریت کی بحالی کے لیے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اور قومی اتحاد کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور جدوجہد کا یقین دلایا۔

کچا کھوہ

مورخہ ۷۷-۴-۹ کو ۹ بجے صبح علاقہ کچا کھوہ کے علماء کرام کا اجلاس ہوا جس میں علماء کونسل کا انتخاب عمل میں آیا۔

مندرجہ ذیل حضرات اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔

۱۔ صدر مولانا اشفاق احمد صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی کچا کھوہ

۲۔ جنرل سیکرٹری مولانا محمد اکرم صاحب چک نمبر ۸۷/۱۵ ایل ٹوبہ

۳۔ نائب صدر پیر مہتاب شاہ صاحب خطیب جامع مسجد سہو والہ چک نمبر ۱۵

۴۔ جائنٹ سیکرٹری مولانا شبیر احمد صاحب تنکانوی خطیب جامع مسجد راجہ بازار کچا کھوہ

۵۔ سیکرٹری نشر و اشاعت مولانا عبد الغفور صاحب سیمابی خطیب جامع مسجد وہاڑی موڑ

۶۔ سالار مولانا امان اللہ خان صاحب خطیب جامع مسجد چک نمبر ۲۶/۱۰R

اتحاد کے کارکن باوقار اور نظامِ مصطفےٰ کے دیوانے ہیں

صدر پاکستان قومی اتحاد خانیوال

خانیوال ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء خانیوال شہر اور ریلوے سٹیشن پر جس طرح پہیہ جام ہڑتال ہوئی ہے۔ بلکہ خانیوال نے ہی لاہور اور کراچی کے درمیان ریلوے نظام کو جس طرح معطل کر کے رکھ دیا تھا اس کی مثال پاکستان بھر میں ملنی مشکل ہے مقامی اکابرین اور کارکنان کے باہمی تعاون سے جس طرح اس ہڑتال کو کامیاب بنایا گیا ہے۔ اس پر خانیوال کے عوام مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مگر خانیوال کے اس عظیم الشان کارنامے کو غلط رنگ دے کر روزنامہ آفتاب ملتان نے جس انداز سے بیان کیا ہے۔ وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ آگ لگانا یا لوٹ مار کرنا اتحاد کے منشور اور مقصد کے سراسر خلاف ہے۔ اور اتحاد کے کارکن باوقار اور نظام مصطفےٰ کے دیوانے ہیں۔ وہ ایسا غلط فعل ہرگز نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری تحریک اس کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ کام کسی پیپلز پارٹی کے غیر ذمہ دار کا ہو سکتا ہے۔ یا سماج دشمن عناصر کا ہو سکتا ہے۔ بہر حال بوگی کا جلانا یا دکانوں کا لوٹنا ہمارا مشن نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تعلق۔ لہٰذا میں "آفتاب" کی اس خبر کی پر زور الفاظ میں تردید کرتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ اخبار اس خبر کی تردید معذرت [illegible]

رپورٹنگ غلام اللہ خان

میاں محمد عارف، مطیع الرحمٰن، زرین عباسی
عبدالخالق ندیم اور پاکستان طلباء اتحاد کے دیگر رہنما گرفتار کر لیے گئے

پاکستان طلباء اتحاد کے مرکزی کنونشن منعقدہ راولپنڈی میں شرکت کرنے والے مرکزی قائدین میاں مطیع الرحمان، میاں عارف، امیر غلام رسول مینگل، عبدالخالق بلال کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ڈیڑھ سو سے زیادہ مندوبین کو گرفتار کر لیا گیا ہے

پاکستان طلباء اتحاد کی مرکزی کونسل نے طلباء کی گرفتاریوں کی مذمت کی ہے

انتخاب بھینڈڑہ شریف

مورخہ ۱۶ اپریل بروز بدھ بعد از نماز عصر جمعیۃ طلباء اسلام بھینڈڑہ شریف کے کارکنوں کا اجلاس منعقد ہوا اجلاس کی صدارت جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈڑہ شریف نے کی۔ آپ نے طلباء کو خطاب کیا اور تنظیم کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ آخر میں آپ کی زیر نگرانی درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست...... مولانا محمد یعقوب صاحب نظامانی

صدر...... حاجی محمد رمضان " میمن

نائب صدر...... بشیر احمد " پنہور

ناظم عمومی...... عبدالخالق " "

ناظم...... علی دوست " بلوچ

ناظم نشریات...... محمد علی " سموں

" مالیات...... رحیم بخش " کنبھر

مجلس شوریٰ

۱۔ فیض محمد سومرہ ۔ ۲۔ محمد صالح سومرہ

۳۔ عبدالباقی بلوچ ۔ ۴۔ محمد صالح لاسی

۵۔ ضیاء الرحمٰن بلوچ ۔ ۶۔ حافظ عبدالغفور بلوچ

ضلع جھنگ

جمعیت طلباء اسلام ضلع جھنگ کا تنظیمی اجلاس ۲۳ اپریل بروز ہفتہ جامع مسجد الوالی مدرسہ ریاض الاسلام جھنگ صدر میں منعقد ہوا جسکی صدارت ضلعی صدر جناب شیخ شکیل احمد صاحب نے فرمائی۔

اجلاس کا آغاز جناب غلام جعفری اٹھاراں ہزاری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد جناب عبدالرحیم اٹھاراں ہزاری نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

انہوں نے فرمایا! میں اس جماعت کے اغراض و مقاصد اور علمی کام سے بہت متاثر ہوا ہوں جس کی وجہ سے میں نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا یہ واحد طلباء کی جماعت ہے جو نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

بعد ازاں ضلعی صدر جناب شیخ شکیل احمد صاحب نے طلباء کو ہدایت کی کہ وہ جماعت کی تنظیم کو بڑھانے کی سرتوڑ کوشش کریں۔ اور علماء حق کی قیادت میں کام کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت ان علماء حق کی سرپرستی میں کام کر رہی ہے جو آج تک نہ باطل کے سامنے جھکے ہیں اور نہ انشاء اللہ جھکیں گے۔

ان کے بعد مدرسہ ریاض الاسلام کے مدرس جناب حافظ رشید احمد صاحب مدنی نے "طلباء کی ذمہ داریوں" کے عنوان سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں طلباء کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں اس کے پیش نظر طلباء پوری طرح میدان عمل میں نکل آئیں۔

ان کے خطاب کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن مسجد اللہ والی جھنگ صدر کے مدرس جناب مولانا ولی اللہ صاحب نے طلباء سے مختصر خطاب کیا انہوں نے فرمایا کہ جمعیت طلباء اسلام علماء حق کی سرپرستی میں اسلامی نظام تعلیم اور اسلامی نظام حیات کے لئے کوشاں ہے۔

آخر میں شیخ شکیل احمد صاحب نے محمد اقبال طالب عالم گورنمنٹ کالج جھنگ کو جھنگ صدر کا کنوینر مقرر کیا۔ اور ان کے تین معاون۔ حافظ رئیس الرحمان شیخ لاہوری جھنگ صدر حافظ محمد علی طالب علم ایم بی ہائی سکول جھنگ صدر اور محمد خالد محلہ پیپلیاں والہ جھنگ صدر مقرر کئے اور انہیں کام کرنے کے بارے میں پوری پوری ہدایات دیں۔

اجلاس میں ضلعی ناظم اعلیٰ شہاب دین ناظم محمد حفیظ خان، افتخار احمد جھنگ شہر عبدالغفار محمد رمضان اٹھاراں ہزاری اور حافظ محمد سعید صاحب بستی عطا والی جھنگ صدر اور دیگر طلباء نے شرکت کی۔ سب سے آخر میں مولانا ولی اللہ صاحب نے دعا فرمائی۔

اراکین شوریٰ ضلع جھنگ

۱۔ محمد بشیر احمد صاحب شور کوٹ شہر

۲۔ محمد شفیع " "

۳۔ شوکت علی مرزا جھنگ صدر

۴۔ محمد اقبال خان شیدانی " "

۵۔ محمد ابوبکر صاحب جھنگ شہر

۶۔ افتخار احمد " "

جمعیت الطلبہ اسلام میں شمولیت

کبیر والا ۲۱ اپریل جمعیۃ عبہ اسلام کبیر والا کا ایک اجلاس دارالعلوم کی مسجد میں جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع ملتان کے نائب صدر جناب اعجاز حسین مرال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض اور جمعیۃ الطلباء اسلام کے اغراض و مقاصد دارلعلوم کے معروف طالب علم بشیر احمد کشمیری نے سرانجام دیئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج جمعیۃ طلباء اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے فرنگی کے اس منصوبے کو خاک میں ملا دیا جو اس نے دینی و دنیاوی طلبہ کے درمیان میں تفرقہ ڈالا تھا۔ آج ہم سب دینی اور دنیاوی طالب علم ایک ہی پلیٹ فارم سے ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ساتھیوں نے اسلامی جمعیت طلبہ سے مستعفی ہو کر جمعیت طلبہ اسلام میں شمولیت کا خود کھڑے ہو کر اعلان کیا

آخر میں جمعیت کے نائب صدر جناب اعجاز صاحب نے تقریر کی انہوں نے سب سے پہلے شمولیت کرنے والے طلبہ کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت ہی ایک واحد تنظیم ہے جو کہتی ہے وہ کر کے دکھاتی ہے۔ اس کی مثال انہوں نے جمعیت طلبہ اسلام کے مایہ ناز رہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ کی دی۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی کوئی تحریک چلی ہے جمعیت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک سول نافرمانی تحریک ختم نبوت اور اب تحریک بحالی جمہوریت چل رہی ہے جمعیت کسی دوسری جماعت سے پیچھے نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل طلبہ نے جمعیت میں شمولیت اختیار کی۔

۱۔ راؤ محمد انور صاحب علمدار حسین کالج ملتان ایف۔ اے۔

۲۔ عبدالسمیع گورنمنٹ ہائی سکول کبیر والا 10Th کلاس

۳۔ صابر ״ ״ ״ 10Th کلاس۔

۴۔ عبدالرحمن گورنمنٹ ہائی سکول کبیر والا 10Th کلاس

۵ صوفی عبدالستار ״ ״ ״

۶۔ محمد اشرف ״ ״ ״

۷۔ محمد یوسف گورنمنٹ ٹیکنالوجی کالج ملتان

۸۔ شاہد صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کبیر والہ 10Th کلاس۔

۹۔ عبدالخالق ״ ״ ״

۱۰۔ نام محمد جمیل لاکالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۱۔ حمید اللہ سابق ناظم اسلامی جمعیت طلبہ کبیر والا۔

کتبہ محمد یونس کشمیری کبیر والا دارالعلوم

گرفتاریاں

کبیر والا مورخہ ۹ تا ۲۰۔ اپریل تک جو جمعیۃ الطلبا اسلام تحصیل کبیر والا کے کارکن گرفتار ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ بشیر احمد کشمیری، ظہور کشمیری، ممتاز احمد کشمیری، ظہور الدین کشمیری، حافظ سلطان ڈیروی۔ عبدالرحیم۔ فیض اللہ جمعیۃ الطلبہ اسلام کبیر والا سے صدر نعمت اللہ اور جنرل سیکرٹری محمد عمر ناظم نشریات عبدالمجید۔ عبدالعزیز۔ اس کے علاوہ تقریباً چار سو طلباء نے اپنی گرفتاریوں کے لیے نام درج کرا لیے ہیں اور یہ عزم کیا ہے کہ جب تک حکومت قومی اتحاد کے مطالبات تسلیم نہیں کر لیتی اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھے گے۔

کبیر والا۔ مورخہ ۳ اپریل۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے ایک معروف طالب علم محمد یونس کشمیری نے اپنے ایک بیان میں حکومت کے موجودہ رویئے کی سخت مذمت کی ہے جس کی وجہ سے آج پورا ملک آگ کی اور خون کی آغوش میں آگیا ہے حکومت کو اب آنکھیں کھول کر عوام کے اس اٹھتے ہوئے سیلاب کو دیکھ لینا چاہیے۔

مسٹر بھٹو نے شراب اور جوئے پر پابندی لگا کر یہ سمجھ لیا کہ شاید اسلام اسی کا نام ہے لیکن ان کو شائد یہ علم نہیں ہے کہ اسلام مکمل ایک ضابطہ حیات ہے۔ شراب اور جوا بند کرنے کا نام محض اسلام نہیں ہے۔ ایک طرف وہ خود کہتے ہیں کہ میں تھوڑی تھوڑی شراب پیتا ہوں، ان کو علم ہونا چاہیے کہ اسلام میں تھوڑی تھوڑی پینا بھی بند ہے

محمد صالح قریشی گرفتار کر لیے گئے۔

جمعیت طلباء اسلام حلقہ رستم کے خازن محمد صالح قریشی کو گزشتہ دنوں ڈیرہ اسماعیل خان میں قومی اتحاد کے جلوس کے دوران گرفتار کر لیا گیا بعد ازاں انہیں سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل میں بند کر دیا گیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام ڈسکہ کا سالانہ اجتماع۔

آج دارالعلوم مدینہ میں منعقد ہوا جس میں سالانہ انتخابات عمل میں لائے گئے۔ عہدیدار حسب ذیل ہیں۔

صدر ۔۔۔۔۔۔ حافظ محمد اسحاق

نائب صدر ۔۔۔۔ سعید احمد صدیقی

ناظم عمومی ۔۔۔۔ جاوید اقبال

ناظم ۔۔۔۔ محمد رفیق

ناظم نشریات ۔۔۔۔۔۔ نسیم الحسن

جمیس آباد میں جمعیۃ کا قیام

جمیس آباد میں بھی جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخ قائم ہو چکی ہے جس کا پہلا اجلاس مورخہ ۷۷-۴-۱۱ کو منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر ۔۔۔۔ حافظ عبدالعزیز قائم خانی

ناظم عمومی ۔۔۔۔۔ محمد رفیق

خازن ۔۔۔۔۔۔۔ عبدالستار

کہروڑ پکا

۲۱۔ اپریل بروز جمعرات جمعیۃ طلباء اسلام کے جدید دفتر کا افتتاح ہوا۔ اور ابتدائی اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔ اجلاس زیر صدارت حافظ محمد اقبال منعقد ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کے جوشیلے کارکن جناب احسان الحق و ابن قاری نور الحق قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا جمعیت طلبہ اسلام ایک ملک گیر جماعت ہے ہر وقت اس نے قربانیاں دیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام رہنماؤں

مولانا شمس الدین شہید منیر احمد شہید، محمد صابر شہید جنہوں نے ظالم حکومت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر للکارا آخر جان تک کا نذرانہ دے دیا۔

ٹنڈو آدم :- جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے عہدیداروں نے ایک مشترکہ بیان میں ملک کے عوام پر ڈھائے جانے والے ظلم و تشدد کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک و ملت کے خلاف ایک گہری سازش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے گوشے گوشے میں موجود غیر قانونی حکومت کے ظلم تشدد اور ۷ مارچ کو قومی اسمبلی کے انتخابات میں ہونے والی دھاندلیوں کے خلاف عوام نے متفقہ طور پر اور مسلسل جلسے، جلوس، ہڑتالوں اور پرامن طور پر گرفتاریوں کے ذریعہ سے جو احتجاجی صورت اختیار کی۔ حکومت کی تشدد کی کاروائیوں سے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا اور محض انتقامی جذبہ کے تحت ملک کی سینکڑوں قیمتی جانوں کو صرف اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لیے ضائع کر دیا۔ جس سے حکومتی پارٹی کے عزائم کھل کر سامنے آگئے

جمعیت علماءِ آزاد کشمیر

پلندری کے انتخابات!

جمعیت علماءِ آزاد کشمیر کا ایک انتخابی اور تنظیمی اجلاس پلندری زیر صدارت مولانا محمد حسین خان صاحب منعقد ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماءِ آزاد کشمیر پلندری کے امیر مولانا محمد حسین خان نے جمعیت کی سابقہ کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اور واضح کیا کہ جمعیت علماء آزاد کشمیر کا وجود پاکستان اور آزاد کشمیر کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ اس لیے جمعیت کی تنظیم کو فعال بنانے کی ضرورت ہے اس اجلاس سے مولانا محمد صدیق خان۔ مولانا ہارون الرشید صاحب مولانا محمد عزیز صاحب نے بھی خطاب کیا اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئی ہیں۔

۱- آج کا یہ ہنگامی اجلاس پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں چلائی گئی۔ تحریک کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ اور جو لوگ اس تحریک میں شہید ہوئے۔ ان شہداء کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

۲- اور اس تحریک کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے علماء وکلا۔ دانشور صحافی اور طلباء کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ آخر میں پلندری سٹی کے لیئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر پلندری سٹی! مولانا محمد عزت صاحب، نائب صدر صوفی محمد شریف خان۔ جنرل سیکرٹری حافظ محمد آزاد صاحب سیکرٹری نشرو اشاعت مولوی عبداللہ صاحب خزانچی صوفی سخی محمد صاحب ممبران کی نامزدگی کا اختیار صدر کو دے دیا گیا وہ جلد ہی ممبران کی نامزدگی کر کے اعلان کریں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کلا

دعائے مغفرت

آبادی محلہ شریف پورہ کے سالار سنتری محمد اسلم کی ہمشیرہ صاحبہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے جمعیۃ کے ہنگامی اجلاس میں امیر جماعت مولانا حافظ محمد امین صاحب نے دعا مغفرت کی تمام دوستوں سے دعا مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے

اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر جمعیت مولانا عبدالمتین صاحب منعقد ہوا موجودہ حالات پر غور کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ امیر جمعیت کی سربراہی میں شہر کا تفصیلی دورہ کیا جائے اور لوگوں کی خیر و عافیت معلوم کی جائے اجلاس میں درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر مولانا عبدالمتین، نائب امیر مولانا عبدالقہار صاحب نائب امیر دوم مشتاق احمد، ناظم اعلیٰ الشکور صاحب

سیکرٹری اطلاعات سید محمد شاہ ، خازن شبیر احمد صاحب سالار حافظ عبدالرشید صاحب